ربوہ
خالد
ماہنامہ
مدیر
سید عبدالحی شاہد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"
——(الہام المسیح الموعودؑ)——

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
——(المصلح الموعودؓ)——

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۸	وفا ۱۳۵۱ ہش	شمارہ ۹

جولائی ۱۹۷۲ء

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ
سیّد عبدالحی شاہد ایم۔ اے

نائب
عبدالکریم خالد

فہرست

پبلشر:- محمد شفیق قیصر
مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ۔

قال الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریلؑ نے مجھے ہمسایہ کے متعلق خدا کی طرف سے بار بار اتنی تاکید کی ہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید وہ اسے وارث ہی قرار دے دیگا۔

تشریح۔ ہمسائے بھی انسانی سوسائٹی کا اہم حصہ ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حق یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا وہ اصل انسان کہلانے کا حقدار ہی نہیں کیونکہ انسان ایک متمدن مخلوق ہے اور ہمسائیگی تمدن کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے پس باہمی تعلقات کی بہتری اور مضبوطی کے لئے اسلام حکم دیتا ہے کہ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور اس حکم میں اس قدر تاکید کا پہلو اختیار کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل نے مجھے اس بارے میں اس طرح تکرار اور تاکید کے ساتھ کہا کہ میں نے خیال کیا کہ شاید ہمسایہ کو وارث ہی بنا دیا جائے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دراصل انسان کے اخلاق کا اصل معیار اس کا وہ سلوک ہے جو وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ کرتا ہے۔ دور کے لوگوں اور کبھی کبھار ملنے والوں کے ساتھ تو انسان تکلف کے رنگ میں وقتی اخلاق کا اظہار کر دیتا ہے مگر جن لوگوں کے ساتھ اس کا دن رات کا واسطہ پڑتا ہے اُن کے ساتھ تکلف نہیں چل سکتا اور انسان کے اخلاق بہت جلد اپنی اصلی صورت میں عریاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد جو اس حدیث میں درج ہے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کے علاوہ بالواسطہ طور پر خود سلوک کرنے والوں کے اپنے اخلاق کی درستی کا بھی ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ کیونکہ ہمسایوں کے ساتھ وہی شخص اچھا سلوک کر سکتا ہے جس کے اپنے اخلاق حقیقۃً اچھے ہوں۔ کیونکہ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لئے ایک شخص کو لازماً خود بھی اچھا بننا پڑیگا ورنہ شب و روز ملنے والوں کے ساتھ تکلف کا پیراہن زیادہ دیر تک چاک ہونے سے بچ نہیں سکتا۔

۔ ۔ ۔ جس طرح ایک فرد اخلاق کے قانون کے ماتحت ہے اسی طرح قومیں بھی اس قانون کے ماتحت ہیں اور حق یہ ہے کہ دنیا میں امن صرف تبھی قائم ہو سکتا ہے کہ جب قومیں اور حکومتیں بھی اپنے آپ کو اخلاق کے قانون کا پابند سمجھیں۔" (چالیس جواہر پارے ۱۵۵)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اسکے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جا رہی تھی۔ اُسوقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سُنا تو آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے :۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ ✤ مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

"یعنی اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔"

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اسوقت آپؑ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اِس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"۔

دُنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سخت سے سخت زمانے آئے۔ ہر قسم کی تنگی دیکھی۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ حوادث کی آندھیاں سر سے گزریں۔ مخالفوں کی طرف سے انتہائی تلخیوں اور ایذاؤں کا مزا چکھا حتیٰ کہ قتل کے سازشی مقدمات میں سے بھی گزرنا پڑا۔ بچوں اور عزیزوں اور دوستوں اور اپنے فدائیوں کی موت کے نظارے بھی دیکھے مگر کبھی آپؑ کی آنکھوں نے آپؑ کے قلبی جذبات کی غمازی نہیں کی لیکن علیحدگی میں اپنے آقا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق (اور وفات بھی وہ جس پر تیرہ سو سال گزر چکے تھے) یہ محبت کا شعر یاد کرتے ہوئے آپ کی آنکھیں سیلاب کی طرح بہہ نکلیں اور آپؑ کی یہ قلبی حسرت چھلک کر باہر آگئی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا!!"۔ اِس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ حضرت حسانؓ کا یہ شعر محبتِ رسولؐ کے اظہار میں ہر دوسرے کلام پر فائق ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں عشق رسولؐ کے کمال کی وجہ سے ہر غیر معمولی اظہارِ محبت کے موقعہ پر یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش یہ الفاظ بھی میری ہی زبان سے نکلتے۔"

(منقول از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

ہم اللہ تعالیٰ کو واحد و یگانہ سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم الانبیاءؐ مانتے ہیں!

ہم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم کو ہر لحاظ سے کامل و مکمل کتاب یقین کرتے ہیں

اپنی جد و جہد اور قربانیوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دو اور ساری دنیا پر اسلام کو غالب کر کے دم لو

مؤرخہ ۷ احسان ۱۳۵۱ ہش مطابق ۷ جون ۱۹۷۲ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس میں تشریف لائے اور باوجود ناسازیٔ طبع کے حضور نے سوا دو گھنٹے تک ایک نہایت بلند پایہ علمی، روح پرور اور بصیرت افروز خطاب میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو واضح فرمایا۔ دوسرے روز کلاس کی افتتاحی تقریب میں حضور نے حاضرین میں اس تقریر کی شائع شدہ تلخیص تقسیم فرمائی۔ مفصل تقریر ان شاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں دی جائے گی فی الحال ذیل میں ہم قارئین کے افادہ کے لئے یہ تلخیص شائع کر رہے ہیں ——— (ادارہ)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کلاس کی کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے اظہار اطمینان فرمایا اور طلبہ کو مستقبل کی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی مہم میں روز افزوں وسعت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی جد و جہد اور قربانیوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک ساری دنیا پر اسلام غالب نہ آ جائے اور خدا کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑ نہ دیا جائے۔

بعض لوگوں کی طرف سے احمدیت کی مخالفت میں متضاد اور غیر معقول رویّہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے
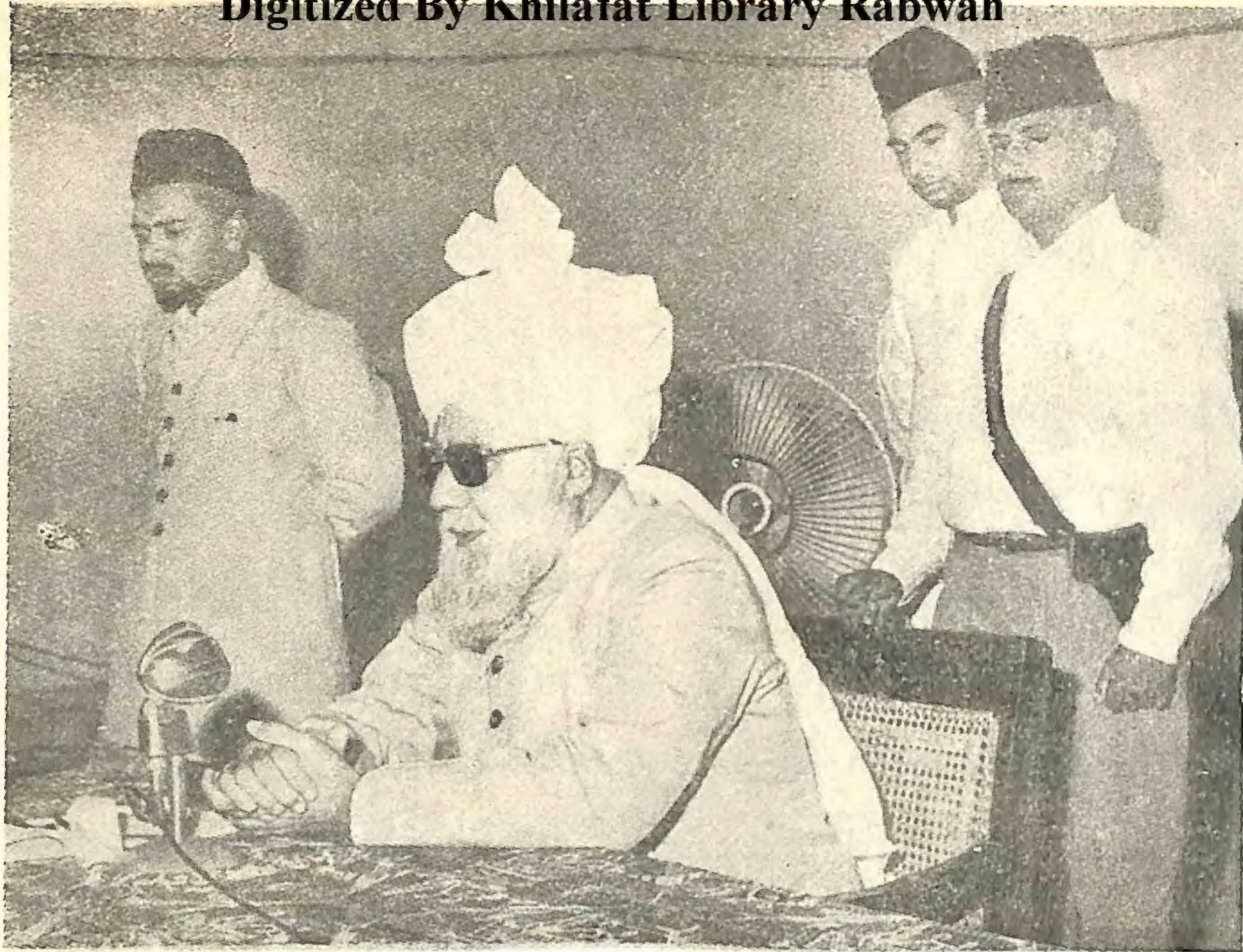
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے
نمائیدگان سے اختتامی خطاب فرما رہے ہیں

تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام نہایت توجہ سے
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گرانقدر نصائح سن رہے ہیں

کہ احمدی ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ عیسائیوں، مشرکوں، دہریوں اور بُت پرستوں کو کلمہ طیبہ پڑھا کر حلقہ بگوشِ اسلام کریں مگر وہ خود "کافر" ہوں۔ یہ بات عقلاً ناقابلِ تسلیم ہے۔

۱۔ حضور نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے چند بنیادی عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا۔ ہمارا پہلا اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ قرآنِ کریم نے توحید باری تعالیٰ کے متعلق مختلف پیرایوں میں اور مختلف زاویوں سے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صفتِ حسنہ سے متصف اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ اُس کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنے کے بعد انسان کا فرض ہے کہ وہ ان راہوں کو اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور ان طریقوں سے مجتنب رہے جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو رزاق ماننے اور عُسرہ یُسر میں اللہ تعالیٰ کو حقیقی سہارا سمجھنے کے باوجود کسی قسم کی بددیانتی کا سہارا لینا اعتقاد اور عمل میں کھلم کھُلا تضاد ہے، اور عقیدۂ توحید سے سراسر انحراف کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حُسن و احسان کے بے شمار جلوے انسان کو دعوتِ فکر و عمل ہی نہیں دیتے بلکہ اسکے ساتھ انسان کے ذاتی پیار اور قلبی تعلق کے بھی متقاضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اسی ذاتی پیار اور دلی محبت کا کرشمہ ہے کہ خدا کے بندے اس کی خاطر ہر مصیبت اور دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دُنیا اُن پر کفر کے فتوے لگاتی اور مخالفتوں کے طوفان بپا کرتی ہے مگر وہ زندہ خدا سے زندہ تعلق کے سہارے زندہ و سلامت اور کامیاب و کامران منزلِ مقصود کی طرف گامزن رہتے ہیں۔

۲۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدیم سے دنیا کی رُشد و اصلاح کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے اور پھر یہ سلسلہ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچا۔ انبیاء کے اِس تسلسل میں اِس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اِس کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔

تسخیرِ کائنات کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ انسان کے حق میں مخلوق کی یہ خدمت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل وہ خدمت جو خود بخود ظہور پذیر ہوتی ہے اس میں انسانی عمل یا کوشش کا دخل نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا

نتیجہ ہوتی ہے۔ مثلاً سورج، چاند، ستارے
اور دیگر ہزاروں مؤثرات نے زمین کو انسان
کے لئے تیار کیا اور اس قابل بنایا کہ وہ اس
میں زندہ رہے اور ترقی کر سکے۔ دوسری
خدمت انسان کی اپنی کوشش، عمل، سمجھ
اور عقل کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ مثلاً
زمین کہتی ہے کہ میرے اندر ایسے اجزاء
موجود ہیں جنہیں تم معلوم کر لو اور خدا کے
بتائے ہوئے قوانین کے مطابق استعمال
کر لو تو چاند پر پہنچ جاؤ گے۔ جہاں تک
اس دوسری خدمت کا تعلق ہے جس میں
انسانی کوشش کا عمل دخل ہے اس کے نتیجہ
میں نیکی اور بدی دونوں کا امکان موجود
تھا۔ یعنی یہ خطرہ بھی موجود تھا کہ انسان
بھلائی کی بجائے برائی کی راہوں کو اختیار
کرے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انبیاء
کی بعثت کا سلسلہ شروع ہوا تاکہ اشیائے
عالم سے کام لیتے وقت انسان بھٹک نہ
جائے۔ لیکن جب انبیاء کا سلسلہ شروع
ہوا تو اس وقت انسان جسمانی، ذہنی،
اخلاقی اور روحانی طور پر ایک کامل
شریعت کا حامل بننے کا اہل نہیں تھا جس
طرح زمین کو ایک لمبے عرصے تک تیار
کرنے کی ضرورت تھی اسی طرح بنی نوع
انسان کو ان چاروں قسم کی طاقتوں کی
کامل نشوونما پانے، ایک کامل اور دائمی
شریعت کا حامل بننے اور تخلیق کائنات
کے بنیادی نقطے یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلووں
کی برداشت کے لئے لمبے عرصے کی تربیت
کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام
کے وقت سے نوعِ انسان کی تربیت
شروع ہوئی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ یکے بعد
دیگرے انبیاء کے ذریعے ہزاروں سال
کی تربیت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے
علمِ کامل میں انسان ایک کامل شریعت کی
پیروی کرنے اور ایک افضل نبی کی باتیں
سننے اور ان کے اُسوہ کو اپنانے کے
قابل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے
حضور نے فرمایا تخلیق کائنات اور اس
کا تدریجی ارتقاء دلیل ہے اس بات
کی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انسانِ کامل اور خاتم النبیین ہیں
کیونکہ اس کائنات کی ساری مخلوق اور
اس عالمین کی ہر چیز کو لاکھوں سال تک
کام پر لگائے رکھا تاکہ وہ زمین تیار
ہو اور وہ ماحول پیدا ہو جس میں انسانِ
کامل کا ظہور ہونے والا تھا۔ اس سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر میں آنا آپ کے لئے وجہ فضیلت نہیں ہے آپ کی فضیلت اس بات میں ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ یعنی آپ انسانیت کے آخری نقطۂ عروج پر پہنچ گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کے مورد اس کے حسن و احسان کے جلووں کی آماجگاہ، اس کی صفات کے مظہر اتم اور بنی نوع انسان کے لئے روحانی طور پر فیض رسانی کا ذریعہ بن گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی افاضہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ سمندر سے پانی کے بخارات اٹھ اٹھ کر کوہ ہمالیہ کی ہزاروں فٹ بلند چوٹیوں پر باران رحمت بن کر برس سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا بحرِ ذخار ماضی اور مستقبل ہر دو زمانوں میں موج در موج دُور دُور تک روحانی سرسبزی و شادابی کا ذریعہ کیوں نہیں بن سکتا۔ اگر آپ کے سمندر کا آبِ حیات ہزاروں سال پہلے حضرت آدم کو نبی بنا سکتا ہے تو یہی پانی اُمت محمدیہ میں تیرہ سَو سال بعد آپ کے ایک عاشقِ صادق کو اُمتی نبی کیوں نہیں بنا سکتا۔ یقیناً بنا سکتا ہے۔ یہی تو آپ کی نبوت کا کمال ہے، یہی تو آپ کا افاضہ روحانیہ ہے جو زمان و مکان کی وسعتوں پر حاوی ہے۔ اکتسابِ فیض آپ کی ذات سے وابستہ ہے کیونکہ روحانی لحاظ سے ساری رفعتیں اور بلندیاں آپ پر ختم ہو گئیں۔ ختم نبوت کے یہی معنے صحیح اور فطرت کے عین مطابق ہیں عقل بھی انہیں تسلیم کرتی ہے۔ ختم نبوت کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ صرف زبانی دعوے تک محدود نہیں بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ ہم آپ پر دل و جان سے فدا ہیں۔ ہمارے دل آپ کی محبت سے لبریز ہیں، ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ آپ کا احسان مند ہے۔ اگر ہمارے بچوں کو بے دریغ قتل کر دیا جائے تو اس صدمے کو تو ہم برداشت کر سکتے ہیں مگر ہم ایک لحظہ کے لئے یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص ہمارے محبوب آقا حضرت خیر الانام خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بُرا بھلا کہے۔ اس لئے اگر لوگ ہمیں بزعم خویش منکرِ ختم نبوت کہتے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ ہستی جو ہماری زندگی اور بقا کا واحد سہارا ہے، یعنی خدائے قادر و توانا، وہ ہمارے دلوں کو جانتا اور اپنے پیار سے نوازتا ہے وہ ہمیں تسلی دیتا ہے اور ہماری تائید میں اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے مقابلے میں دُنیا
وما فیہا کی مخالفتوں اور کفر کے فتووں کی
حقیقت ہی کیا ہے۔

۳۔ آخرت پر بھی ہمارا پختہ ایمان ہے۔ پہلی
کتابوں نے ایمان بالآخرۃ کو اس رنگ
میں بیان نہیں کیا جس رنگ میں بڑی وضاحت
سے قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ دراصل
آخرت پر ایمان کے بغیر الٰہی سلسلہ نامکمل
ہوتا ہے بلکہ وہ ایک کھیل بن کر رہ جاتا
ہے۔ یہ اُخروی جزا کا حکیمانہ تصور ہی
ہے کہ باوجود اس کے کہ الٰہی سلسلہ کو سب
سے زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے،
قربانیوں پہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں مگر وہ
ان سب کو اللہ تعالےٰ کی رضا اور آخرت
کی ابدی راحت کے حصول کے لئے خوشی
خوشی برداشت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ صحابہؓ
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر
قربانیاں دیتے دیتے اس دنیا سے رخصت
ہو جانا ایسا ہی تھا جس طرح انسان اپنے
گھر کے ایک کمرے سے دوسرے بہتر
کمرے میں چلا جاتا ہے۔

۴۔ ہم اس ایمان پر بھی پختگی سے قائم ہیں کہ
قرآن کریم ایک کامل و اکمل اور ابدی صداقت
پر مشتمل الٰہی کتاب ہے۔ اس کی کوئی آیت
اس کا کوئی لفظ اور اس کا کوئی حرف تبدیل
یا منسوخ نہیں ہوا۔ دوسری تمام الٰہی
کتابیں تحریف و تبدیل کی نذر ہو گئیں مگر
یہ شرف صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ
یہ چودہ سو سال سے لفظاً اور معناً محفوظ
چلا آ رہا ہے اور بدلے ہوئے حالات
میں مسائل کو حل کرنے کی پوری صلاحیت
رکھتا ہے۔ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔
ماضی قریب میں کئی لوگوں کے نظریات کی
بڑی شہرت ہوئی مگر بعد میں فوراً ان کے
ماننے والوں نے یا تو اپنے اپنے حالات
کے مطابق ان میں ردّو بدل کر دیا یا پھر سرے
سے ان کو ترک کر دیا مگر قرآن کریم نے ابدی
صداقتوں کو اس طرح سجا کر پیش کیا ہے کہ
یہ چودہ سو سال سے بدلے ہوئے حالات
میں انسان کے بدلتے ہوئے بلکہ اُلجھے ہوئے
مسائل کو نہ صرف سُلجھاتا ہے بلکہ اقتصادی
اور معاشرتی ترقیات کی نئی راہیں بھی کھولتا
ہے۔

ضروری گزارش

خدام کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماہنامہ
خالد کی مالی حالت سدھارنے کیلئے اس کی
اشاعت بڑھائیں۔ (مینیجر)

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے

جزاک اللہ

قربان جاؤں تیرے یہ کیسا ہے تیرا پیار

دل کا دکھی نہ کوئی ہو دنیا میں اے خدا — دل کے دکھی کا غم ہے بڑی ہی بری بلا

چین و سکوں اسے کبھی ہوتا نہیں نصیب — اور نیند بھول کر بھی پھٹکتی نہیں قریب

دل کے دکھی سے لے گا تو یا رب حساب کیا — اس سے بڑا بھلا کوئی ہوگا عذاب کیا

یہ ہے وہ زخم دل جو دکھایا نہ جا سکے — یہ ہے وہ آگ جس کو بجھایا نہ جا سکے

یہ ہے وہ رنج جس کو اٹھایا نہ جا سکے — دن رات صبح و شام بھلایا نہ جا سکے

یہ ہے وہ غم کہ جس کا نہ اظہار ہو سکے — اقرار ہو سکے نہ ہی انکار ہو سکے

کس کو پڑی ہے اتنا بھی سوچے ذرا کبھی — دکھتے دلوں کی کیسے گزرتی ہے زندگی

منجدھار میں ہو جن کا سفینہ پھنسا ہوا — تیرے بغیر کس کو پکاریں وہ اے خدا

دے موت یا حیات ترا اختیار ہے — اتنا رہے خیال تو پروردگار ہے

تیری ہی ذات پاک کا غفار نام ہے — شاہ و فقیر سب پہ ترا فیض عام ہے

اے محسن و سمیع و مجیب و وفا شعار

حاضر ہے آج در پہ ترے ایک دلفگار

اس بے نوا کو مولیٰ فقط تیری آس ہے — اس کی بعجز تجھ سے یہی التماس ہے

بخشش تری، کرم ترا اے کبریا ملے
مٹ جائیں روگ سارے جو تیری رضا ملے

تُو کارساز و چارہ گر و کردگار ہے
بڑھ کر ہر ایک پیار سے اِک تیرا پیار ہے

تُجھ سے ایک دل کو ہیں غم دے دیئے ہزار
قربان جاؤں تیرے یہ کیسا ہے تیرا پیار

قسمت میں میری لکھے تھے اتنے ہی غم اگر
دل بھی بڑا عطا کیا ہوتا اُسی قدر

تجھ سے نہیں ہے درد کسی کا چھپا ہُوا
رحمت تری ہے درد نصیبوں کا آسرا

تُو شہ رگِ بشر سے بھی بڑھ کر قریب ہے
راضی ہے جس سے تُو وہ بڑا خوش نصیب ہے

لاریب تُو غفور و رؤف و رحیم ہے
سارے جہان پہ تری رحمت عمیم ہے

خالق مرے تجھے تری رحمت کا واسطہ
تیری عطا و عفو و عنایت کا واسطہ

پیارے ترے کلام کی برکت کا واسطہ
اُس بے نظیر و پاک شریعت کا واسطہ

تجھ سے ترے حبیبؐ کی اُلفت کا واسطہ
اُس کے غلام مہدیٔ دوراں کا واسطہ

سُن لے اب اپنے فضل سے میری بھی التجا
کر رحم میرے حال پہ بگڑی مری بنا

بیشک گناہگار ہوں، غفلت شعار ہوں
لیکن کئے پہ اپنے میں اب شرمسار ہوں

لُطف و کرم کی مجھ پہ اب ایسی نگاہ ہو
صادر کبھی بھی مجھ سے نہ کوئی گناہ ہو

پا جاؤں ہر بلا سے، ہر آزار سے نجات
مٹ جائیں میرے سارے ہموم و تفکرات

جناب مظفر حسین اعظم
بھیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزانہ الہامی اور دلکش ذاتی کلام

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں پر جو کلام نازل فرماتا ہے وہ تو معجزانہ ہوتا ہی ہے لیکن رسولوں کے ذاتی کلام میں بھی ایک ایسا جذب اور دلکشی ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں کے کلام میں نہیں پائی جاتی ۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال زریں (احادیث صحیحہ) آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن کریم کے بعد اتنے فصیح اور بلیغ، جاذب اور دلکش ہیں کہ ان کی مثال کسی زبان یا ادب میں نہیں پائی جاتی ۔ یہ محض خوش عقیدگی نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کا انکشاف تقابل سے ہو سکتا ہے اور آپ کا یہ امتیاز رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے آج بھی اس بے نظیر ترقی کے زمانہ میں ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ ہر صاحب عقل ان پر غور کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا عربی کلام جو آپ نے بتائید الٰہی خدمت قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی تائید میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور عرب و عجم کو للکارا کہ ان میں سے کوئی اس کلام کی مثال پیش کریں اور انعام حاصل کر کے آپ کو جھوٹا اور مفتری ثابت کریں ۔ ایک صدی ہونے کو آئی ہے کہ کوئی عربی یا عجمی مرد میدان بن کر نہیں نکلا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی عربی کلام کا جو قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت سے متعلق ہے مقابلہ کر سکے ۔

مخالفین عام طور پر یہ رٹ لگاتے ہیں کہ اس کلام کے فلاں فلاں الفاظ اور فقرات محاورہ عرب کے خلاف ہیں یا فلاں عربی ادیب یا شاعر کے کلام سے سرقہ کیا گیا ہے ۔ لیکن جب انہیں کہا جاتا ہے تم بھی عالم فاضل ہو صحیح لکھ کر دکھا دو اور عرب ادیبوں اور شعراء کے کلام سے اخذ کر کے ایسا کلام تیار کر کے دکھلاؤ تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کے پیش کردہ اصول کی روشنی میں یہ آپ کی صداقت کی بین دلیل ہے ۔ آپ کے ذاتی کلام اور تحریر میں بھی وہ جذب، اثر اور دلکشی پائی جاتی ہے، کاش کہ قرآن کریم کی شان و عظمت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں ڈوبی ہوئی اردو، فارسی، عربی نظم و نثر میں کہ امت محمدیہ میں اس کی مثال تلاش کرنا عبث ہے ۔ بسا اوقات

اشد ترین دشمن بھی اسے سرقہ کر کے اپنے نام منسوب کرتے رہتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری باوجود اشد ترین دشمن ہونے کے حضور کا قرآن کریم کی تعریف میں کہا ہوا بے مثال کلام "جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" اپنی تقاریر میں خوش الحانی سے پڑھا کرتے۔ جب انہیں کہا جاتا کہ یہ تو مرزا غلام احمد علیہ السلام کا کلام ہے تو یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ یہ مرزا صاحب مدعیٔ نبوت کا کلام نہیں بلکہ دعویٔ نبوت سے پہلے کا ہے۔

پروفیسر مہر ور نے جلسہ مذاہب عالم سنہ ۱۸۹۶ء میں پڑھا ہوا مشہور عالم لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" جو بیسیوں زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، دیباچہ وغیرہ نکال کر اپنے نام سے شائع کر کے چند دن نوجوان طبقہ میں بڑی شہرت حاصل کی لیکن جب خدام الاحمدیہ نے اشتہارات نکال کر کہا کہ یہ پروفیسر صاحب نے سرقہ کیا ہے تو کوئی جواب نہ دیا۔

اسی سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کرنا قارئین کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگا۔ میں دلی کے بازار بلی ماراں میں رہائش رکھتا تھا۔ اس بازار میں ... والی مسجد کے نیچے ایک صاحب محمد بخش سٹیشنری اور کتب کی دکان کرتے تھے۔ انہیں نظام حیدر آباد سے وظیفہ ملتا تھا اور وہ ایک ہفتہ وار اخبار "نظام" نکالا کرتے تھے۔ میرے اُن کے ساتھ مراسم تھے۔ سنہ ۱۹۳۹ء یا سنہ ۱۹۴۰ء میں "نظام" کے ایک پرچہ کے پیشہ اور پورے صفحہ پر موٹے جلی، نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب حروف میں زیر عنوان "اعلیٰ حضرت حضور نظام والیٔ دکن کا تازہ کلام" صرف چار اشعار پر مشتمل ایک کلام شائع ہوا۔ میں ایڈیٹر صاحب یا جس صاحب نے انہیں یہ کلام بھیجا اُن کی جسارت اور دیدہ دلیری پر بہت حیران ہوا۔ میں نے محمد بخش سے اس کی نسبت کوئی اشارہ بھی نہ کیا لیکن اسی روز یا چند روز بعد میرے ایک دوست عبدالمالک صاحب پراچہ عاصی نظامی جو اُن دنوں شعر و شاعری میں قدم رکھ رہے تھے بعد تقسیم لاہور آ کر اخبار "نصر" نکالتے رہے اور اب کراچی میں روزنامہ "انجام" نکالتے ہیں مجھے ملنے آئے۔ سلسلۂ کلام تبلیغی رنگ اختیار کر گیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزانہ کلام اور وجد آفریں اشعار کا ذکر کیا اور انہیں کہا کہ بعض لوگ کس طرح دیدہ دلیری سے آپ کے کلام کا سرقہ کر کے اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں اور مثلاً "ہفتہ وار نظام" کی جسارت کا ذکر کیا اور کہا کہ مجھے یقینی علم ہے کہ یہ کلام سنہ ۱۸۸۲ء یا دو تین سال بعد کا شائع شدہ ہے جبکہ ابھی نظام پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ میرے پاس حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہلالپوری کے رسالہ درود شریف کا پہلا ایڈیشن غالباً سنہ ۱۹۱۳ء (دوسرا ایڈیشن سنہ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا) رکھا تھا۔ جس میں بحوالہ سابقہ مطبوعات اس کلام کے پہلی مرتبہ شائع ہونے کا سن ۱۸۸۲ء یا ۱۸۸۴ء درج

تھا۔ گویا زیر بحث کلام کے اخبار "نظام" میں شائع ہونے سے تقریباً ساٹھ سال پہلے سے یہ کلام مختلف کتب، رسائل اور اخبارات میں شائع ہوتا چلا آرہا تھا۔ میں نے انہیں یہ رسالہ دکھایا جو اخبار "نظام" کے متعلقہ پرچہ میں اس کلام کے شائع ہونے سے تقریباً دس سال پہلے شائع ہوا تھا۔ انہوں نے کہا میں تو یہ کلام دلی میں بھی پہلے بھی سن چکا ہوں۔

حضرت شاہ بخاری کا عرس تھا۔ میں اس میں شریک تھا۔ دور دور سے ملک کے مشہور قوال آئے ہوئے تھے جن میں نظام کا شاہی قوال بھی تھا۔ قوالی ہوئی اس میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف والوں کے صاحبزادہ (غالباً موجودہ گدی نشین گولڑہ) بھی تشریف فرما تھے۔

نظام کے قوال کی باری آئی۔ اس نے کئی نعتیں پڑھیں۔ کسی نے غالباً صاحبزادہ صاحب نے فرمائش کی کہ حضور نظام کا کوئی تازہ کلام پڑھیں۔ قوال نے اپنے خاص انداز میں گایا:-

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است

خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

پہلے شعر پر ہی واہ واہ، سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ لیکن جب قوال نے دوسرا شعر پڑھا۔

دیدم بعینِ قلب شنیدم بگوشِ ہوش

در ہر مکاں ندائے جمالِ محمد است

تو مجلس میں واہ واہ، سبحان اللہ اور مکرر مکرر کا شور برپا ہو گیا۔ صاحبزادہ صاحب بھی بلند آواز سے آفرین آفرین اور مکرر مکرر کہنے لگے اور ان پر وجد کی حالت طاری ہو گئی اور خود بھی اس شعر کو بار بار دہراتے رہے۔

میں کچھ عرصہ بعد قادیان گیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مجلس عرفان میں، جو بالعموم بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوا کرتی تھی، شامل ہوا تو یہ سارا واقعہ نظام کی اشاعت اور عرس میں قوال کا پڑھنا حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا معمول ہوتا ہے ہر بات کا روشن پہلو لیتے ہیں حضور نے ذرہ بھر تعجب کا اظہار نہ کیا بلکہ فرمایا کہ نظام کے شعر گوئی کے استاد (اگر میں بھولتا نہیں تو حضور نے مہدی یار جنگ کا نام لیا تھا) احمدیت کو اچھا سمجھتے ہیں انہوں نے یہ نعت نظام کی طرف منسوب کر کے چھپوا دی ہوگی۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اس نعت کے رسالہ "ضیاء حرم" ماہ اپریل ۱۹۷۲ء میں شائع ہونے سے متعلق ۷ / مئی ۱۹۷۲ء کے روزنامہ "الفضل" میں ایک مراسلہ شائع کرایا اور کئی مثالیں دیں کہ محبت و عشق میں ڈوبی ہوئی اس بے نظیر نعت کو بعض علماء و شعراء اپنی طرف منسوب کرنے کی ناکام کوشش کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب مکرم نے شاید چشم پوشی سے کام لیا ہو یا ایک خاص بات اس ہدیۂ نعت سے متعلق نظر انداز ہو گئی ہو "ضیاء حرم" والوں نے اس نعت کو اپنی یا اپنے کسی تعلق والے کی طرف منسوب کرنے کی جرأت نہیں کی لیکن اس پر

"نمونہ خطاطی" کا نہایت حسین پردہ ڈال کر اپنے رسالہ کے لئے سستی شہرت حاصل کرنے کی جسارت ضرور کی ہے۔ اور میری ناقص رائے میں خطاط الملک، تاج زرّیں رقم نے ایک بہت بڑی غلطی کر کے اپنی پروف ریڈر اور ایڈیٹر رسالہ کی علمیت کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ کتابت کی غلطی ہے لیکن "ہدیۂ نعت" کیا ہے۔ انتہائی محبّت و عشقِ رسول کریم صلعم میں ڈوبا ہوا بے نظیر بے مثال دلکش کلام جس نے "ضیاء حرم" والوں کے دل موہ لئے اتنی جلی، نہایت خوبصورت، دیدہ زیب قلم صرف چار اشعار پورے صفحہ پر رقم سارے رسالہ کی زینت بلکہ جان، اداریہ اور خطاط الملک تاج زرّیں رقم کا فخریہ پیش کردہ "نمونہ خطاطی" اور یہ غلطی حیرت ہے۔ شعر:۔

دیدم بعین قلب شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں فدائے جمالِ محمدؐ است

کی کتابت میں ایک معمولی علم کا مبتدی کاتب بھی سمجھ سکتا ہے کہ شنیدم اور در ہر مکاں کے الفاظ کے بعد ندا یعنی (ن۔د۔ا) آئیگا نہ کہ فدا (ف۔د۔ا) جس سے شعر کا مطلب ہی مفقود ہو جاتا ہے خطاط الملک صاحب نے شاید خیال کیا ہو چونکہ پہلے شعر میں لفظ فدا وارد ہوا ہے اسلئے دوسرے شعر میں بھی فدا ہی ہوگا یا کہیں سے نعت کو نقل کیا ہوگا جس میں کتابت کی غلطی ہوگی مکھی پر مکھی مار دی۔ نقل را عقل باید ٭

نونہالانِ قوم سے خطاب

تقسیم ملک کے بعد ایک دفعہ میں نے بیکاری کے عالم میں ایک درخواست پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں ملازمت کے لئے دیدی جس پر مجھے حضور کی ڈاک کا جواب دینے کے لئے دفتر میں لگا دیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں چھ سات چینی طلباء ربوہ آ گئے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان چینیوں کو پڑھانے کے لئے میرا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ پہلے تو میں علیحدہ ان طلباء کو پڑھاتا رہا مگر بعد میں یہ جماعت جامعۃ المبشرین میں منتقل ہو گئی اور میں جامعۃ المبشرین میں انہیں پڑھاتا رہا۔ یہ سکول ان دنوں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے قریب ہوا کرتا تھا۔
ایک دن سکول میں ایک پارٹی منعقد ہوئی جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں ایک نظم عرض کی۔ اس پر حضور محظوظ ہوئے اور میں خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ یہ نظم استفادۂ احباب کے لئے پیش ہے۔ (ماسٹر عطا محمد)

نونہالانِ قوم سے پوچھوں
جی میں آتا ہے آج ایک سوال

فرض کر لو کہ تم ہوئے ایم اے
یا کسی فن میں کر لیا ہے کمال

یہ بھی مانا کہ خوبروئی میں
نہیں رکھتے جہاں میں ایک مثال

قابلِ رشک تندرستی ہے
پہلوانی میں تم ہو رستم زال

تم بفضلِ خدا ہو دُنیا میں
صاحبِ جاہ و منصب و اقبال

ہیں معیشت کے اس قدر ساماں
خوفِ ماضی نہ فکرِ استقبال

حق نے اپنی عنایتوں سے تمہیں
کر دیا ہے جہاں میں مالا مال

الغرض دنیوی وجاہت میں
کوئی تم سا ہو دوسرا ہے محال

لیکن اے نخلِ قوم کی شاخو
جن کے احوال ہیں بریں منوال

باوجود ان تمام باتوں کے
گر نہیں دل میں اس خدا کا خیال

جس نے تم کو یہ نعمتیں بخشیں
جس نے بخشا یہ سارا مال و منال

اس کے ملنے کی گر نہیں خواہش
مقصدِ زندگی ہے جس کا وصال

نہ ہُوا آج گر تو کل ہوگا
ایسے ردّی شجر کا استیصال

تسنیم احمد - ایم ایس سی - بی ایڈ
پرنسپل نصرت ہائی سکول باترسٹ

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی درسگاہ کا شاندار افتتاح

گیمبیا کے وزیر تعلیم و صحت و سماجی بہبود الحاج ابراہیم جاہمپا نے افتتاح کیا

الحمد للہ کہ گیمبیا کے وزیر تعلیم و صحت و سماجی بہبود الحاج ابراہیم جاہمپا نے اس ملک میں جماعت احمدیہ کی پہلی درسگاہ نصرت ہائی سکول گیمبیا کا افتتاح ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء کو فرمایا۔ میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کے فضل و رحمت سے ہم اس تقریب کو منعقد کرنے کے قابل ہوئے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اسکول کے طلباء اور اساتذہ کو اپنے اپنے فرائض کی احسن رنگ میں ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے آمین یا رب العالمین۔

اسکول کے افتتاح کی یہ تقریب نومبر ۱۹۷۱ء میں ہونے والی تھی مگر آنریبل وزیر تعلیم ان دنوں مارشیس کے دورے پر تشریف لے گئے اس لئے پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ گیمبیا میں چند روز بعد صدارتی و عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان دنوں میں پولیٹیکل لیڈرز کی مصروفیات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں مگر اس کے باوجود آپ نے ہمارے مکرم و محترم بزرگ چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا کی درخواست پر افتتاح کرنا منظور فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء کی شام کو ریڈیو گیمبیا سے اس تقریب کے منعقد ہونے کا اعلان ہوا۔ امیر صاحب کی طرف سے ۱۰۰ دعوت نامے مختلف ممالک کے سفراء، حکومت کے افسران، سیاسی لیڈرز اور دیگر معززین کو بھجوائے گئے۔ تقریب میں ۲۷۵ سے زائد احباب نے شرکت کی۔ انتظامات کے لئے مکرم امیر صاحب، محترم تیجان فون صاحب، علی باصاحب، ہارون الرشید صاحب اور ابراہیم امبو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ طلباء نے اسکول کو روایتی انداز میں بڑی محنت سے آراستہ کیا۔ ان سب احباب کی محنت اور تعاون کے لئے میں بے حد ممنون ہوں۔ افتتاح کی کارروائی تقریباً چھ بجے شروع ہوئی۔

آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو سکول کے ریاضی اور انگریزی کے استاد محترم ابراہیم محمد امبو

نے کی۔ پھر سکول کے گیارہ طلباء نے مل کر قومی ترانہ گایا۔ قومی ترانے کے بعد خاکسار کو سکول کا مختصر تعارف کرانے کا موقع دیا گیا۔ میں نے بتایا کہ اس سکول کا سنگِ بنیاد ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۴ر مئی ۱۹۷۰ء کو رکھا اور ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۱ء کو اس میں باقاعدہ کلاسیں جاری کر دی گئیں۔ اس وقت سکول کی واحد کلاس FORM ONE میں کل اسّی طلباء ہیں اور دو سیکشن ہیں۔ ان میں ۲۰ طالبات ہیں۔ اسوقت عام مضامین ریاضی، انگریزی، جنرل سائنس، تاریخ، جغرافیہ کے علاوہ ہم اسلامک ریلیجس نالج ISLAMIC RELIGOUS KNOWLEDGE) اور ARABIC) بھی لازمی مضامین کی حیثیت سے پڑھا رہے ہیں اور طلباء کو G.C.E 'O' لیول کے لئے تیار کیا جائے گا۔ میں نے بتایا کہ سکول کو مکمل ہونے میں چھ سال لگیں گے مکمل ہونے پر اس میں طلباء کے لئے ہوسٹل، اسٹاف کوارٹرز، جونیئر کوارٹرز کے علاوہ ایک ٹیکنیکل سیکشن بھی ہوگا انشاء اللہ۔ جس میں طلباء کو لکڑی، لوہے اور بجلی کا کام سکھانے کیلئے ورکشاپ ہونگے۔

میرے بعد امیر صاحب (مکرم چوہدری محمد شریف صاحب) اسٹیج پر تشریف لائے اور آنریبل وزیر تعلیم و صحت و سماجی بہبود الحاج جاہمپا صاحب اور دیگر سامعین کا شکریہ ادا کیا اور بہت عمدہ الفاظ میں سکول کے قیام کی تاریخ اور جماعت احمدیہ سے سامعین کو متعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا۔

"میں یہاں ۱۰ر مارچ ۱۹۶۱ء میں آیا تھا اور یوں مجھے آئے گیارہ سال ہو چکے ہیں۔ گیمبیا میں احمدیہ سکول قائم کرنے کے لئے میں اور میرے رفقاء اس وقت سے کوشش کر رہے تھے۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم نصرت ہائی سکول قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ۱۹۷۰ء میں گیمبیا تشریف لائے تو آپ نے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس کے تحت مغربی افریقہ میں سکول اور ہسپتال قائم کئے جائیں گے۔ نصرت ہائی سکول اور گیمبیا میں ہمارے پانچ میڈیکل سنٹرز اس سکیم کے تحت کام کر رہے ہیں۔" آپ نے بتایا کہ "گیمبیا کے عوام خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو اسی ملک میں اس سکیم کو قائم کرنے کا اشارہ فرمایا۔"

"باتھرسٹ (جو دارالحکومت ہے) میں سکول کے لئے پلاٹ حاصل کرنے کے لئے ہم نے گیارہ سال تک کوشش کی بلکہ ایک دفعہ تو کرائے کی بلڈنگ میں پرائمری سکول قائم کرنے کی بھی کوشش کی مگر افسوس کہ متعلقہ محکمہ سے ہماری خط و کتابت تو جاری رہی، مگر ہماری کوششیں بار آور نہ ہوئیں۔ بالآخر ۱۹۶۷ء میں ہمیں KOMBO ایریا (مضافات باتھرسٹ) میں جو باتھرسٹ سے تقریباً ۹ میل دور ہے، زمین تلاش کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ چنانچہ محترم تیجان فون صاحب، علی بانما صاحب، عمر جوف صاحب اور میں نے مختلف علاقے دیکھنے کے بعد آخر کار سکول کی موجودہ زمین کے لئے درخواست دی جو بعد میں منظور کر لی گئی۔

مئی ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے گیمبیا کا دورہ فرمایا اور اسی موقع پر آپ نے ایک اور سیکنڈری سکول قائم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ دوسرے سیکنڈری سکول کا افتتاح میں خود کروں گا۔"

اس کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ سکول کا MOTTO قرآن مجید کی آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا رکھا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:-

"HE WHO PURIFIES,
SHALL PROSPER"

اور کہا کہ یہی ہماری جماعت کا مقصد ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو اپنے تئیں PURIFY کرنے کے قابل بنائے۔"

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد آنریبل جاہمپا صاحب تشریف لائے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے ناقابلِ فراموش کارناموں کو سراہتے ہوئے پانچ میڈیکل سنٹرز اور اس سیکنڈری سکول کو قائم کرنے پر جماعت احمدیہ کا نہایت فراخدلی اور عمدہ الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ گیمبیا میں ثانوی تعلیمی اداروں کی بہت قلت ہے اور ہر سال مجھے اور میرے رفقاء کے لئے یہ امر بڑی پریشانی کا باعث بنتا ہے کہ گیمبیا کامن انٹرنس امتحان (G.C.E. EXAM.) پاس کرنے والے ہزار طلباء کو کہاں جگہ دی جائے۔ جماعت احمدیہ کے اس سکول کے قیام سے اب یہاں تقریباً ۸۰ فیصد طلباء کو ثانوی سکولوں میں داخل مل سکے گا۔

آپ نے فرمایا میں حکومت کے سماجی بہبودی اور تعلیمی پروگرامز کو پورا کرنے میں جماعت احمدیہ کے تعاون کا شکرگزار ہوں۔ آپ نے کہا بے شک میں احمدی نہیں ہوں ـــ مگر میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ خصوصاً افریقن ممالک میں جماعت عوام کی خدمت کے سلسلہ میں مصروف ہے وہ قابل تعریف ہے اور بے شک اس کے نہایت مخلص ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے فیتہ کاٹتے ہوئے سکول کی OFFICIAL OPENING کا اعلان فرمایا۔ الحمد للہ۔ اس کے بعد آپ امیر صاحب اور دیگر معززین خاکسار کے کمرہ (PRINCIPAL ROOM) میں تشریف لائے اور سکول کی وزٹنگ بک پر یہ تحریر لکھی:-

17-3-1972. ALH IBRAHIM M. GARBA-JAHUMPA M.OF.E.H. & S. IN THE NAME OF ALLAH, I OPENED THIS SCHOOL......

اس کے بعد دیگر اہم معززین نے وزٹنگ بک پر دستخط کئے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں:-

MAY ALLAH BLESS NUSRAT HIGH SCHOOL, AND SHOW HIS CHOISET FAVOUR ON IT.

AMIR.

(باقی صفحہ ۲۵)

مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب
زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر ربوہ

جے توں میرا ہو رہیں.....

خداوند تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ مسیح محمدی سے مضبوط رشتہ قائم رکھنا اور نیکی کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ دین و دنیا میں غلبہ بخشے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس آخری زمانہ میں اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث فرمایا دنیا میں آکر سب سے اہم اور سب سے مقدم جو کام انجام دیا وہ یہی تھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر زندہ ایمان پیدا کر دکھایا اور پھر اپنے متبعین کو خدا تعالیٰ کا وہ عرفان عطا کیا کہ وہ دل و جان سے اسی پر فریفتہ ہو کر صرف اور صرف اسی کے ہو رہے۔ انہوں نے روئے زمین سے اعتقادی و عملی فساد کو مٹانے کا عہد باندھ کر اپنی زندگیوں کو اسی کام میں لگا ڈالا۔ اب یہ کام آپ کے خلفاء نسلاً بعد نسلٍ نہایت درجہ خوش اسلوبی سے انجام پا کر دنیا کی کایا پلٹتا چلا آرہا ہے۔ آپ نے یہ حقیقت بار بار ذہن نشین کرائی کہ آپ کی بعثت کا عظیم الشان مقصد ہی یہ ہے کہ تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی صفات کا حقیقی عرفان عطا کر کے انہیں تمام جھوٹے اور مصنوعی خداؤں سے برگشتہ کر دکھائیں اور انہیں اس واحد و یگانہ کے آستانہ پر سجدہ ریز کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کی امان کے نیچے لے آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کیلئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو فدا کرو۔" (ازالہ اوہام)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ہماری غرض بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ یہ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا سے خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲)

پس ہمیں چاہیئے کہ اس دولت کی قدر کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا پر ایمان کی شکل میں ہمیں عطا کی ہے۔ ہمیں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں کامیابی کے لئے خدا سے ضرور دعا کریں۔—— ہمارا خدا جو زندہ خدا ہے ہماری دعاؤں کو عزت بخشے گا اور ہمیں کامیاب کریگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مالک حقیقی کے حضور دعائیں کرنے اور ہر کام میں اسی سے مدد مانگنے کی توفیق عطا فرمائے تا اس کے پیارے بندے بن کر دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہوں۔ آمین یا رب العالمین +

ہائینرش شلیمن
منقولہ احمد عمر

(جرمن سے ترجمہ)

زبان سیکھنے کا فن

(ہائینرش شلیمن Heinrick Schliemann) انیسویں صدی کے ممتاز ماہرین آثارِ قدیمہ میں ایک اہم شخصیت کا نام ہے جس نے ترکی میں "ٹرائے" شہر کے باقیات کا انکشاف کیا۔ وہ ۱۸۲۲ء میں شمالی جرمنی میں ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ بچپن سے ہی اُسے ملازم کرا دیا گیا اور اس کی تعلیم کی طرف کما حقہ توجہ نہ دی گئی۔ جب اُس نے کچھ ہوش سنبھالا تو اسے اپنی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے مختلف زبانیں سیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ چنانچہ اس نے ایک قلیل عرصہ میں انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں مہارت حاصل کی اور ایک تجارتی مرکز میں خط و کتابت کرنے کا کام حاصل کیا۔ اس کے بعد اُس نے ہسپانوی، پرتگیزی، اطالوی اور روسی زبانیں بھی سیکھیں۔ شلیمن چونکہ بہت محنتی شخص تھا اسلئے اُس نے زبانیں بھی سیکھیں اور کاروبار بھی کئے۔ جس کے نتیجہ میں اُس نے بہت دولت کمائی۔

اُس نے انگریزی زبان پر کس طرح عبور حاصل کیا۔ خود اس کے الفاظ میں پڑھیئے۔ اس میں اُس نے ہر زبان کو سیکھنے کا فن بتایا ہے۔

جب مجھے انگریزی زبان سیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں نے بعض ایسے طریق دریافت کرنے کی کوشش کی جو کسی زبان کو آسانی کے ساتھ سیکھنے میں ممد ہوں۔ چنانچہ میں اس مقصد میں کامیاب ہو گیا اور جو طریق میں نے دریافت کئے ہیں وہ اگرچہ بہت سادہ ہیں لیکن زبان سیکھنے میں نہایت کارگر ہیں۔

جو انسان اپنی مادری زبان کے علاوہ کوئی دوسری زبان سیکھنا چاہے اُسے چاہیئے کہ وہ:-

(۱) اُس زبان کو بہت بلند آواز سے پڑھے۔

(۲) جو کچھ پڑھے اُس کا ترجمہ نہ کرے۔

(۳) روزانہ ایک گھنٹہ دلچسپ عنوانات پر مضامین لکھے اور استاد سے اُنکی تصحیح کرائے۔

(۴) تصحیح شدہ مضامین کو ازبر یاد کر لے۔

(۵) پھر انہیں بلند آواز سے دُہرائے۔

(۶) کوئی لمحہ ضائع نہ کرے بلکہ اسے زبان سیکھنے میں صرف کرنے کی کوشش کرے۔

(۷) دن کے پڑھے ہوئے سبق کو رات کے وقت دُہرائے کیونکہ رات کو یادداشت سے نسبتاً بہتر کام لیا جا سکتا ہے۔

میری یادداشت بہت کمزور تھی۔ کیونکہ

بچپن سے لیکر اب تک میں نے اس کی مشق نہیں کی تھی۔ لیکن انگریزی زبان سیکھنے کی خاطر میں نے بہت محنت سے کام لیا۔ اور اپنے وقت کا ہر لمحہ اسی کام پر صرف کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔

انگریزی زبان کے صحیح تلفظ پر بہت جلد عبور حاصل کرنے کی خاطر میں نے چرچ میں پیغام رساں لڑکے کی حیثیت سے کام کرنا شروع کر دیا۔ میں روزانہ بلاناغہ دو مرتبہ چرچ میں جاتا اور وہاں انگریزی زبان میں پیغام کو سُننے کے ساتھ ساتھ آہستگی سے دُہراتا جاتا۔ علاوہ ازیں جب کبھی میں گھر سے باہر نکلتا — اگرچہ بارش کے دوران ہی — تو انگریزی کی کوئی کتاب ضرور ہاتھ میں رکھتا اور موقعہ ملنے پر اس میں سے کچھ زبانی یاد کر لیتا۔ کبھی کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ میں ڈاکخانہ وغیرہ میں انتظار کے وقت کو بغیر پڑھنے کے گزاردوں۔ اس طریق سے میں اپنی یادداشت کو صرف تین مہینے کی مشق کے بعد اس حد تک بہتر بنانے میں کامیاب ہو گیا کہ میں روزانہ اپنے استاد سے انگریزی نثر کے بیس چھپے ہوئے صفحات صرف تین مرتبہ توجہ سے سُننے کے بعد لفظاً لفظاً سُنا دیتا۔ ان دنوں میں رات کو بہت کم سوتا اور شام کے وقت جو کچھ پڑھتا اُسے رات کی بیدار گھڑیوں میں دل میں دُہراتا۔ کیونکہ دن کی نسبت رات کے وقت یادداشت زیادہ مرتکز ہو سکتی ہے۔ رات کے وقت سبق دُہرانے نے بھی زبان سیکھنے میں مجھے بہت کام دیا۔ میری ان تمام کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھ مہینے کے قلیل عرصہ میں مَیں نے انگریزی زبان کے بنیادی علم پر مکمل عبور حاصل کر لیا ٭

احمد ندیم احمد
کنری ضلع تھرپارکر

غزل

ہجومِ لالہ و گُل ہے سحر ہے
خدا کی ذات ہر جا جلوہ گر ہے

اداسی کا سبب پوچھا ہے تم نے
کسی کی یاد کا دل پر اثر ہے

گُلوں کو بے ثباتی کا ہے رونا
کلی کی آنکھ بھی شبنم سے تر ہے

صدا آتی ہے کانوں میں اذاں کی
اٹھی دل میں محبت کی لہر ہے

مَیں اپنے آپکو پاتا جہاں ہوں
یہی عرشِ بریں کی راہگذر ہے

بڑا لمبا سفر ہے زندگی کا
اُنہیں کی یاد میری ہم سفر ہے

میرے آنسو کی قیمت کچھ نہ پوچھو
یہی پانی تو اپنا خونِ جگر ہے

خدا کے عشق میں بھی لوگ مجھ کو
کریں بدنام تو خوب تر ہے

ندیم اِس بات کو مانا ہے ہم نے
تری باتوں میں حکمت ہے اثر ہے

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

مجلس خدام الاحمدیہ خان پور کے نام پیغام

(بر موقعہ دو روزہ تربیتی اجتماع منعقدہ ۱۹-۲۰ مئی ۱۹۷۲ء)

برادرانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ علم ہو کر کے خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ خان پور ضلع رحیم یار خان مورخہ ۱۹-۲۰ مئی کو خان پور میں اپنی تربیتی کلاس منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کلاس کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور اس کے ذریعہ سے شامل ہونے والوں کا علم بھی بڑھے اور تربیت کا معیار بھی ترقی کرے۔ انسانی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ اچھی عادت ہے۔ جس قوم یا جماعت میں اچھی عادات قومی طور پر پیدا ہو جائیں یعنی یہ کہ وہ عادت صرف چند آدمیوں میں نہ ہو بلکہ قوم کے ہر آدمی میں ہو، چھوٹا یا بڑا۔ تو ایسی قوم جلدی ترقی کر جاتی ہے۔ اگر ورزش کرنے کی عادت پیدا ہو جائے تو قوم صحت، قوت اور ہمت کے لحاظ سے ترقی کر جاتی ہے۔ اگر سوچنے، جانچ پڑتال کرنے اور پڑھنے لکھنے کی عادت پڑ جائے تو قوم ذہنی اور علمی لحاظ سے ترقی کر جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر یقین پیدا ہو جائے اور دعا، نماز، ذکرِ الٰہی کی عادت پڑ جائے تو قوم روحانی لحاظ سے ترقی کر جاتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض بھی یہی ہے کہ احمدی نوجوانوں کی صحتیں اتنی اچھی ہوں کہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ محنت کر سکیں اور مشقت برداشت کر سکیں، ان کے ذہن اتنے اچھے ہوں کہ وہ ہر بات کو جلدی اور اچھی طرح سمجھنے لگ جائیں اور ان کو دعا اور ذکر الٰہی اور نماز کی اتنی پختہ عادت ہو کہ ان کا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم ہو جائے، ان کی دعائیں قبول ہوں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ہستی کو ہیچ سمجھیں۔

ہماری تربیتی کلاسز اور اجتماعات کا بھی یہی مقصد ہے کہ خدام اور اطفال چند دن ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت گزاریں اور منتظمین پروگرام کے ذریعہ ان اچھی عادات کی نشاندہی کرتے رہیں جو اختیار کرنی چاہئیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس کلاس میں شامل ہونے والے سب خدام مقررہ پروگرام پر پورا پورا عمل کریں گے۔ اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے

نمازیں باقاعدگی سے اور توجہ سے اور خشوع و خضوع سے ادا کریں گے۔ اُٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں گے۔ ملک، جماعت اور سارے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کریں گے۔ جو باتیں ان کے سامنے بیان کی جائیں گی ان کو توجہ سے سنیں گے ان پر غور کریں گے اور ان پر کلاس کے دوران میں عمل کرنا شروع کر دیں گے اور کلاس کے دوران ہی اس بات کا عہد کریں گے کہ انہوں نے اپنی صحت کو بہتر بنانا ہے، علم کو ترقی دینی ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی ہتھیار ہمارے پاس نہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷-۲۸)

ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے۔

مقامی، ضلعی اور علاقائی تربیتی کلاسز بھی تعلیم و تربیت کا ذریعہ ہیں لیکن مرکز سلسلہ میں آ کر رہنا، خلیفۂ وقت سے ملنا اور آپ کے ارشادات خود سننا اور آپ کی ذات اور آپ کے کلمات سے برکت حاصل کرنا کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔ آپ لوگ مرکز سے کچھ دور رہتے ہیں اس لئے آپکو کوشش کرنی چاہیئے کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں آتے رہیں اور اپنے مرکز کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ چند دن تک ربوہ میں مرکزی تربیتی کلاس شروع ہو رہی ہے جس کے انعقاد کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرما دی ہے۔ آپ کی جماعت سے کم از کم ایک خادم اس کلاس میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

والسلام

آپ کا بھائی

حمید اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مشتاق احمد خالد
ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

کھیرا

موسم گرما کے متعدد عوارض کا شافی علاج

کھیرا ایک معروف ترکاری ہے جو سلاد کے طور پر اور کچی کھائی جاتی ہے۔ اس کے فوائد کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شدت گرما اور جھلسنے والی ہواؤں کے برے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے قدرت کی طرف سے ہمیں انعام ملا ہے۔ کھیرے کا مزاج سرد اور تر ہے اور رطوبت اس میں غالب اکثریت رکھتی ہے۔ اس میں نوّے فیصد (۹۰٪) مقطر پانی اور دس فیصد پوٹاشیم، کیلشیم، فولادی نمکیات، روغنی اجزاء، نشاستہ اور گوشت بنانے والے اجزاء کے ساتھ وٹامنز اے۔ بی اور ڈی شامل ہیں

اپنے وافر روغنی اجزاء کی وجہ سے ہاضمے کی نالی کی جلن، ورم اور معمولی زخم دور کر کے معدے کی تیزابیت کی اصلاح کر دیتا ہے۔ تندرست معدہ اسے تین چار گھنٹے میں ہضم کر لیتا ہے۔ کمزور معدہ اور بلغمی مزاجوں کو ہضم کرنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ گرم طبیعت والے، تیز دھوپ میں کھلے کھیتوں اور آگ تیل والی مشینری میں کام کرنے والوں کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ ایک خوش مزہ غذا ہونے کے علاوہ زیادتی پیاس کا بھی قدرتی علاج ہے۔ دل کی دھڑکن، جگر کی گرمی، ہاتھ پاؤں کی جلن اور پیشاب کی گرمی اور بار بار کم مقدار میں خارج ہونے کی بیماری میں چند دن تک ایک سے چار کھیرے روزانہ استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتے ہیں۔

صنفِ نازک میں پیشاب کی جلن اور کمی، پیڑو کے مقام کا بوجھ اور ایام کی خرابی دور کرنے کے لئے دو تین ہفتے تک کھیرے کی قاشوں پر سفید زیرہ اور نوشادر پسا ہوا چھڑک کر دو تین کھیرے روزانہ کھائیں۔ گردہ اور مثانہ کی ریگ اور چھوٹی چھوٹی پتھریاں اور یورک ایسڈ پیشاب کے راستے خارج کرنے کے لئے متواتر ایک دو ماہ کھیرے کو سیاہ نمک اور نوشادر لگا کر کھائیں۔

گرمی کی وجہ سے منہ پک جائے تو کھیرے کی جھاگ چند بار لگانے سے صحت ہو جاتی ہے۔ پتلے دبلے مگر مضبوط ہاضمے والے لوگ کھیرے

بکثرت کھانے سے موٹے ہوسکتے ہیں۔

یونانی طب کا مایہ ناز مشروب شربت بزوری ہے جسے روزانہ ہزاروں طبیب معدہ، جگر، انتڑیوں اور مثانہ کی گرمی دُور کرنے، گُردے اور جوڑوں کے یورک ایسڈ اور زہریلے فضلات کو صاف کرنے، گرم بخار دُور کرنے اور بدن میں تر و تازگی پیدا کرنے کے لئے استعمال کراتے ہیں۔ اس کے اجزاء میں بھی کھیرا شامل ہے۔

نسخہ ملاحظہ فرمائیں:۔

شربت بزوری کا نسخہ:۔

تخم کھیرا۔ تخم خربوزہ۔ تخم کاسنی۔ تخم بادیاں ہر ایک آدھ چھٹانک۔ جڑ کاسنی۔ جڑ سونفہ ہر ایک پون چھٹانک۔ کُوٹ کر سب کو سوا سیر پانی میں رات کو بھگو کر صبح جوش دیکر آدھ سیر پانی رہنے پر آگ سے اُتار کر پُن چھان کر تین پاؤ کھانڈ ملا کر آگ پر رکھ کر شربت کا قوام کر لیں۔ (ماخوذ)

بقیہ صـ۱۶

آخر میں معزز مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی ہیں تمام احباب سے خواستگار ہوں کہ سرزمین افریقہ پر قائم ہونے والے اس پہلے سکول کی کامیابی و ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے آمین +

محمود نجیب اصغر بھیروی
گوٹھ بہار احمد

خلافت

اللہ تعالیٰ جو کہ مستحق جمیع صفات کاملہ ہے، معبودِ برحق ہے اور تمام رذائل سے منزہ ہے۔ اس کی صفتِ ربّ العٰلمین نے یہ تقاضا کیا کہ کائنات کو عدم سے پیدا کر کے حدِ کمال تک پہنچائے۔ یہ اس کا فیض اتم ہے۔ اُس پاک ذات نے اپنی صفتِ رحمانیت کے تحت ذی روح اجسام کے لئے تمام ضروریاتِ زندگی فراہم کیں اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل) یعنی ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصّہ پر انسانوں کو بڑی فضیلت دی ہے۔" یہ اس کا فیض عام ہے۔ انسان کی جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی ارتقاء کے سامان بھی پیدا کر دیئے اور انبیاء اور صحفِ ربانی کا سلسلہ جاری فرمایا۔

شروع میں انسانی ذہن نا پُختہ تھا اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہنی استعدادوں اور زمانے کی ضرورت کے مطابق حضرت آدم صفی اللہ کو نبی بنا کر اُن پر انسانی اخلاق کی بنیادی تعلیم نازل فرمائی جس پر عمل کر کے انسان نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور پرستش کے علاوہ بنیادی اصول باہمی معاشرت اور میل جول اور کھانے پینے کے سیکھے تاکہ انسان وحشیانہ حالت سے ترقی کر کے آدمی بن جائے۔ یہ تعلیم دینِ محمدؐ کا پہلا حصّہ تھا۔ آہستہ آہستہ دنیا پھیلتی گئی اور انسانی ذہن ان تعلیمات پر عمل کر کے پختہ ہوتا گیا۔ جب کبھی اور جہاں کبھی ضرورت پیش آئی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اخلاقیات کو پختہ بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ضرورت اور ذہنی استعدادوں کے مطابق مختلف اقوام اور مختلف زمانوں میں انبیاء بھیجے جن کا دائرہ عمل محدود تھا اور صحفِ ربانی کا مقصد عارضی اصلاح تھی اور دراصل یہ سب انبیاء اُس وقت کے انسانی ذہنوں اور ضرورتوں کے مطابق دینِ محمدؐ کا ایک حصّہ لاتے رہے۔

جب انسانی ذہن کمالِ بلوغت کو پہنچ گیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے سب سے پیارے نبی سیّد المطہرین امام الطیبین فخر المرسلین خاتم النبیین سرورِ کائنات فخرِ موجودات امام المعصومین شفیعِ کامل مربیٔ اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ کی نبوت کو عالمگیر نبوت بنایا اور زمانہ نبوت

کوالیٰ یوم القیامۃ وسیع کر دیا۔ درحقیقت تخلیق
کائنات کی علتِ غائی ہی آنحضرت کا وجود مبارک
تھا۔ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہمارے
سیّد و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت کے
خاتم النبیین ہیں جب کہ ابھی آدم اوّل علیہ السلام
کے وجود کی مٹی پانی میں بھیگی ہوئی تھی۔ گویا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ نبوت از ازل تا ابد ہے
اور حضرت خاتم الانبیاء تمام اوّلین و آخرین کے سردار
ہیں اور آپ کے روحانی وجود سے ہی مختلف شاخیں
تمام انبیاء کی نکلتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیّد المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کر کے دینِ محمدؐ کی تکمیل کر دی اور پھر اس کی حفاظت
اور اشاعت کا بھی خود ہی ذمہ لے لیا۔ انسانی عمر چونکہ
ناپائیدار ہے اسلئے اشاعتِ دینِ محمدؐ کا کام قیامت
تک آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے ہونا مقدر فرمایا کیونکہ
حضورؐ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا
ہے کہ دینِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
برتری تمام ادیانِ باطلہ پر ثابت ہو۔

خلافت کا وعدہ قرآن مجید میں یوں فرمایا گیا ہے
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النور)، اللہ تم میں سے
ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے
وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح
ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے
ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی
سے قائم کر دیگا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ
ان کے لئے امن کی حالت پیدا کر دے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد خلافت کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیقؓ
سے کی۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کو پھر
حضرت عثمان غنیؓ کو اور پھر حضرت علی مرتضیٰؓ کو
علی الترتیب خلیفہ بنایا۔ اگرچہ ان کی خلافت کا انتخاب
مومنوں کے چناؤ کے ذریعہ سے ہوتا رہا لیکن اللہ تعالیٰ
کے وعدہ کے مطابق اس کا پوشیدہ ہاتھ پیچھے رہا اور یہ
ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

تحفظِ دینِ متین اور اس کی اشاعت کا کام
اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق خلفائے راشدین
کے بعد مجددین کے ذریعہ سے ہونا قرار پایا جو کہ قرآن
و حدیث سے ثابت ہے۔ مجددین کا انتخاب بذریعہ
الہام تھا۔ ہر صدی کے سر پر جو بھی مجدد آتا رہا ایک
رنگ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب
اور خلیفہ ہی تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے حضرت
سید احمد شہید بریلویؒ و عثمان فودیؒ تک تیرہ صدیوں
میں مختلف مجددین آتے رہے جو کہ تجدید دین کرتے
رہے اور اشاعتِ اسلام کا کام بھی جاری رہا۔

جس طرح چودہ سال کی عمر میں انسان بلوغت
کو پہنچتا ہے اسی طرح چودھویں صدی بلوغت کی صدی

تھی جبکہ اسلام کو مٹانے کے لئے سب سے زیادہ زور لگایا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے سر پر جس خلیفہ کا انتخاب بذریعہ الہام کیا وہ مجدد اعظم قرار پایا اور جس طرح چودھویں رات کا چاند سورج کا مکمل ظل ہوتا ہے اسی طرح یہ مجدد اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہونے کی حیثیت سے امام مہدی قرار پایا اور مماثلت سلسلہ موسویہ و محمدیہ کے لئے مثیل مسیح ابن مریم قرار پایا اور دنیا کے سات ہزارہ دور کے آخری ہزار کے سر پر آنے کی وجہ سے آدم آخر الزمان قرار پایا کیونکہ آپ کی بعثت کا وہ زمانہ تھا جبکہ دنیا کے تمام براعظم دریافت ہو چکے تھے۔ اشاعت کے تمام وسائل پریس، ٹیلیفون، تار، ڈاک وغیرہ ایجاد ہو چکے تھے اور سفر کے تمام وسائل ریل گاڑی اور جہازوں کی شکل میں عروج کو پہنچ چکے تھے چنانچہ ایسے زمانہ میں یہ مقدر تھا کہ دینِ اسلام کی اشاعت اور تمام ادیانِ باطلہ پر غلبہ کامل رنگ میں ہو اسی لئے اللہ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ظلی نبوت کا مقام عطا فرمایا۔ آپ کی بعثت کا مقصد قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات ہی ظاہر کرنا ہے اور آپ کی کوئی نئی نبوت نہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :-

این چشمہ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمد است

کہ معارف کا یہ چشمہ جو میں مخلوقِ خدا کو دے رہا ہوں کمالات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک قطرہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مشکوٰۃ میں یوں بیان ہوئی ہے۔ اردو ترجمہ یہ ہے :-

"خلافت تمہارے درمیان رہیگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ جلشانہٗ اس کو اٹھا لیگا۔ پھر بزور تلوار بادشاہی ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھا لیگا۔ پھر جبری فرمانروائی ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہیگی پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لیگا۔ پھر نبوت کے طریق پر دوبارہ خلافت کا قیام معرضِ وجود میں آئے گا۔ حضورؐ نے یہ فرمانے کے بعد خاموشی اختیار کر لی۔"

چنانچہ اسی حدیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے اگلے روز اللہ تعالیٰ نے ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو تمام جماعت احمدیہ کو حکیم الامت الحاج مولانا حافظ نورالدین صاحب بھیرویؓ کے ہاتھوں پر اکٹھا کر دیا۔ اور جب تک اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے چاہا اشاعتِ اسلام کا کام آپ کے عہدِ خلافت میں ہوتا رہا۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل عمر حضرت المصلح الموعود مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ ثانی بنایا۔ اس وقت ایک گروہ آپ کو کم عمر بچہ سمجھ کر علیحدہ ہو گیا اور علیحدہ ہوتے ہی روحانی طور پر ہلاک ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قوی ہاتھ اس

خلیفہ کے پیچھے تھا اور آپ کے عہدِ خلافت میں اشاعت اسلام تمام اکنافِ عالم میں ہوئی۔ آپ کی ۵۲ سالہ خلافت میں جو عظیم الشان ترقی اسلام کی ہوئی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت خلیفہ ثانی رض کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے تمام جماعت کو سیّدنا الامام امیر المومنین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر جمع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس برحق خلیفہ کے ساتھ بھی جو فضائل وابستہ کر دیئے ہیں اس کی نظیر بھی پہلے خلفاء مسیح موعودؑ کی طرح صرف خلافتِ راشدہ میں ہی ملتی ہے۔ یہ خلافت، خلافتِ راشدہ کا ظل ہے۔

ہمارے موجودہ خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہدِ خلافت میں فضل عمر فاونڈیشن، عالمگیر اشاعتِ قرآن و تحریک وقفِ عارضی۔ بیرونِ ممالک میں مساجد اور مشنز کی توسیع کا کام اور ارضِ بلال میں سکولوں اور ہسپتالوں کا کام اتنے مختصر عرصہ میں جو ثمر لا رہا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ اِس خلیفہ کا انتخاب بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے ہوا ہے۔

یورپ اور افریقہ میں بذاتِ خود تشریف لے جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مشرکین پر اتمام حجت کر کے آئے ہیں اور اخبارات اور رسائل اور ریڈیو اور ٹیلیویژن وغیرہ پر آپ کے دَورے اور تقاریر تمام دنیا میں آتے رہتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ وہی زمانہ آن پہنچا ہے جبکہ دینِ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر مکمل طور پر غالب آجائے گا انشاء اللہ۔

دنیا کے کسی بہترین حصہ میں سب سے زیادہ پاورفل ریڈیو اسٹیشن اور پریس کے قیام کا جو منصوبہ اشاعتِ اسلام کی غرض سے حضور بنا رہے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دن قریب ہیں جبکہ دنیا کے ہر گھر سے لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا بلند ہوگی اور باقی تمام ادیانِ باطلہ مکمل طور پر کالعدم ہو جائیں گے۔

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چندہ سالانہ اجتماع اور خدام کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالِ رواں کا نواں مہینہ شروع ہے تدریجی بجٹ کے لحاظ سے چندہ سالانہ اجتماع ۱۱۰۰۰/- روپے وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا لیکن اسکے بالمقابل صرف ۵۰۰۰/- روپے وصول ہوئی ہے۔

سالانہ اجتماع کے جملہ انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور اخراجات کی مرکز کو فوری ضرورت ہے مگر آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں پس اندریں حالات قائدین حضرات اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ اِن تین ماہ میں اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عبدالکریم خالد

انتقاد

(تبصرے کے لئے ہر کتاب یا رسالے کی دو کاپیاں آنا ضروری ہیں)

۱۔ میری والدہ

مصنف: چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
صفحات: ۱۲۰۔ قیمت ۱/۵۰
ناشر: محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ لاہور۔

زیر نظر کتاب ایک ایسے عظیم شخص کی تصنیف ہے جس کی زندگی نہایت کامیابی سے گزر رہی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کی خدمت کے بارہ میں جو قرآنی احکام اور احادیث نبویہ ہیں، چوہدری صاحب موصوف ان سب پر حتی المقدور عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس کتاب میں محترم چوہدری صاحب نے نہایت دلنشیں اور دلکش پیرائے میں اپنی والدہ مرحومہ کے حالاتِ زندگی اور واقعات بیان کئے ہیں۔ تمام کتاب میں محبت، عقیدت اور اطاعت و فرمانبرداری کا حسین امتزاج موجود ہے۔ کتاب کے شروع میں مصنف نے اپنے خاندانی حالات بیان کیے ہیں جنہیں پڑھ کر علم ہوتا ہے کہ شرافت، زہد اور نیکی کا بیج شروع ہی سے اس خاندان میں بویا گیا تھا۔ کتاب میں مختصراً چوہدری صاحب کے والد مرحوم کا تذکرہ بھی موجود ہے لیکن زیادہ تر حصہ اُن کی والدہ مرحومہ کے حالات و واقعات، رؤیا و کشوف، خلقِ خدا سے ہمدردی، بچوں سے پیار و محبت اور اولاد کے لئے نیک دعاؤں پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی طبع اوّل کا دیباچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے چنانچہ نذرِ محبت کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"مکرمی چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اِس مختصر کتاب میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کے دلکش اور مؤثر حالات لکھ کر صرف بیٹا ہونے کے حق کو ہی بصورتِ احسن ادا نہیں کیا، بلکہ جماعت کی بھی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی ہے کیونکہ خدا کے فضل سے اِس قسم کا لٹریچر جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت کے بہتر بنانے میں بہت مفید ہو سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھیں گے بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تحریک کریں گے تاکہ۔۔۔۔ اچھے والدین اور اچھی اولاد بننے کی طرف توجہ

ہو۔ کیونکہ یہی اِس کتاب کا بہترین
جوہر ہے!"

کوئی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ
کے اِن الفاظ کے بعد کتاب کے بارہ میں ہمارے
کہنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ امید ہے کہ "ایک مثالی
بیٹا" بننے کے لئے خدام اِس کتاب کی بطور خاص
پذیرائی کریں گے ——!

۲۔ شعور

مدیر : عاصم صحرائی
صفحات : ۴۰۔ قیمت ایک روپیہ
ناشر : نام نہیں لکھا۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ نفسیات کے
طلبہ و طالبات کی ہمت کی داد دینا پڑتی ہے کہ
انہوں نے بے سروسامانی کی حالت میں اپنے خرچ
پر ایک ایسے دور میں "شعور" کا اجراء کیا
ہے جبکہ کاغذ اور طباعت کی قیمتیں آسمان سے
باتیں کر رہی ہیں۔ اور اس کی ادارت کے لئے
ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا ہے جسے نہ صرف یہ
کہ زبان پر مکمل عبور حاصل ہے بلکہ علم نفسیات
سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔

نفسیات کے بارہ میں میں بالکل کورا ہوں،
لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ نوجوان نسل کے ساتھ
اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ زیرِ نظر شمارے میں بیرِ کاظم حسن
کا مضمون "نوجوان نسل کے نفسیاتی مسائل" پڑھنے
سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں صاحبِ مضمون نے
نوجوان نسل کے مختلف مکاتبِ فکر کے بارہ میں
اظہارِ خیال کیا ہے اور مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے
موجودہ نسل کے ذہنی اضطراب اور کشمکش کا جائزہ
لیا ہے۔ علاوہ ازیں حمیرہ ہاشمی کا مضمون "ازدواجی
زندگی اور لاشعوری حرکات" خانگی تعلقات کو بہتر
طور پر سمجھنے میں مدد دے سکتا ہے۔

اداریہ میں ایڈیٹر صاحب نے نفسیات کی تاریخ اور
اس کی ترویج و ترقی کے بارہ میں لکھا ہے اور علم النفس اور
علم الید کے فرق کو اچھی طرح واضح کیا ہے۔

نفسیات میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے
"شعور" مزید دلچسپی کا باعث بنے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵-۶-۷ / اخاء / اکتوبر بروز جمعرات،
جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مجالس کی اطلاع
کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ
اجتماع کے لئے ۵-۶-۷ / اخاء ۱۳۵۱ہش (مطابق ۵-۶-۷
اکتوبر ۱۹۷۲ء) بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

مجالس اور خدام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ
اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے
تیاری شروع کردیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء کی
انیسویں سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

پچھلے ماہ تربیتی کلاس کی نمائندگی کا ابتدائی خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ مجالس کی یہ تعداد ۲۶۲ یعنی افتتاح سے قبل تک کی تھی لیکن بعد میں یہ تعداد بڑھ کر ۲۷۰ سے ۲۹۷ تک پہنچ گئی اور نمائندگان کی تعداد ۴۵۴ سے بڑھ کر ۴۷۳ تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ۔

مجالس اور نمائندگان کا ضلعوار اور مجلس وار تفصیلی گوشوارہ درج ذیل ہے:- (ادارہ)

نمبر شمار	ضلع	کل مجالس	نمائندگی مجالس	تعداد نمائندگان
۱	پشاور	۱۰	۳	۵
۲	مردان	۲	۱	۲
۳	ہزارہ	۷	۱	۲
۴	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	-	-
۵	کوہاٹ	۲	-	-
۶	بنوں	۱	-	-
۷	راولپنڈی	۱۳	۵	۱۱
۸	کیمبل پور	۲	۱	۱
۹	جہلم	۱۲	۴	۶
۱۰	گجرات	۲۹	۱۶	۲۵
۱۱	سرگودھا	۶۱	۵۳	۹۶
۱۲	جھنگ	۲۴	۱۱	۱۳
۱۳	میانوالی	۸	۲	۲
۱۴	لائل پور	۸۳	۲۱	۳۷
۱۵	لاہور	۳۰	۲۷	۴۳
۱۶	سیالکوٹ	۷۰	۲۵	۴۵
۱۷	گوجرانوالہ	۳۳	۱۹	۲۱
۱۸	شیخوپورہ	۵۵	۲۹	۴۱
۱۹	ملتان	۳۰	۳	۳
۲۰	ساہیوال	۲۴	۱۳	۱۵
۲۱	مظفر گڑھ	۱۲	۷	۸
		۵۱۰	۲۴۱	۳۷۹
۲۲	ڈیرہ غازیخان	۹	۲	۳
۲۳	بہاولپور	۱۶	۳	۳
۲۴	بہاولنگر	۲۷	۸	۱۰
۲۵	رحیم یار خان	۱۵	۳	۳
۲۶	خیرپور	۱۱	۱	۱
۲۷	سکھر	۷	۱	۱
۲۸	جیکب آباد	۳	۱	۲
۲۹	لاڑکانہ	۸	۳	۳
۳۰	نواب شاہ	۲۲	۳	۳
۳۱	حیدرآباد	۲۴	۵	۷
۳۲	سانگھڑ	۶	-	-
۳۳	دادو	۳	-	-
۳۴	تھرپارکر	۲۴	۱۵	۱۷
۳۵	کوئٹہ	۳	۱	۱
۳۶	کراچی	۸	۷	۹
۳۷	میرپور آزاد کشمیر	۱۰	۲	۳
۳۸	مظفرآباد "	۳	-	-
۳۹	ربوہ	۱	۱	۳۱
	میزان کل	۷۱۰	۲۹۷	۴۷۳

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تربیتی کلاس میں مجالس کی نمائندگی
کا ضلع وار گوشوارہ ملاحظہ فرما رہے ہیں

تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب کے موقعہ پر
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا فرما رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب اختتامی خطاب فرمانے کیلئے ایوان محمود میں تشریف لائے تو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تربیتی کلاس کے اساتذہ نے حضور کا استقبال کیا - تصویر میں حضور مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ سے مصافحہ فرما رہے ہیں

انسویں سالانہ تربیتی کلاس کے موقعہ پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور محترم پروفیسر چوھدری حمیداللہ صاحب صدر مجلس اسٹیج پر تشریف فرما ہیں - اس کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے فرمایا

مجلس وار نمائندگی کا گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع پشاور			ضلع گجرات		۳۶	۲۵ جنوبی	۱
۱	پشاور	۲	۱۶	گجرات	۳	۳۷	۷۸ 〃	۱
۲	نوشہرہ	۲	۱۷	سعد اللہ پور	۴	۳۸	تخت ہزارہ	۳
۳	بپی	۱	۱۸	گولیکی	۱	۳۹	۴۰ جنوبی	۱
	ضلع مردان		۱۹	فتح پور	۱	۴۰	۷۱ 〃	۲
۴	مردان	۲	۲۰	چک سکندر	۳	۴۱	۹ پنیار شمالی	۲
	ضلع ہزارہ		۲۱	دھیرکے کلاں	۱	۴۲	خوشاب	۳
۵	ایبٹ آباد	۲	۲۲	لالہ موسیٰ	۲	۴۳	گھوگھیاٹ (میانی)	۱
	ضلع کیمبلپور		۲۳	کھوکھر غربی	۲	۴۴	۸۹ شمالی	۳
۶	کیمبل پور	۱	۲۴	تہال	۱	۴۵	روڈا (۲۶-۱ ایم ایل)	۲
	ضلع راولپنڈی		۲۵	مونگ	۱	۴۶	۳۷ جنوبی	۱
۷	مسجد نور راولپنڈی	۳	۲۶	پوڑانوالہ	۱	۴۷	کوٹ مومن	۴
۸	پنڈ بیگوال	۱	۲۷	ڈنگہ	۱	۴۸	بھان امید علی ورک	۵
۹	واہ کینٹ	۲	۲۸	کالرا کلاں	۱	۴۹	ادرحمان	۱
۱۰	راولپنڈی صدر	۴	۲۹	معین الدین پور	۱	۵۰	دودہ	۱
۱۱	ٹیکسلا	۱	۳۰	مرالہ	۱	۵۱	۱۲۴ جنوبی	۲
	ضلع جہلم		۳۱	کھاریاں	۱	۵۲	۷۸ شمالی	۱
۱۲	جہلم	۱		ضلع سرگودھا		۵۳	۸۸ 〃	۵
۱۳	کلرکہار	۳	۳۲	سرگودھا شہر	۲	۵۴	۸۱ جنوبی	۲
۱۴	بھون	۱	۳۳	بھیرہ	۳	۵۵	قائد آباد	۱
۱۵	کالا گوجراں	۱	۳۴	۳۳ جنوبی	۳	۵۶	۲ ٹی ڈی اے	۱
			۳۵	۹۹ شمالی	۱	۵۷	۱۶۸ شمالی منگلہ	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع سرگودھا	
۵۸	چک ۳۹ ڈی بی	۱
۵۹	" ۴۳ جنوبی	۴
۶۰	جوہرآباد	۱
۶۱	۱۵۲ شمالی	۳
۶۲	ٹھٹھہ جوئیہ	۲
۶۳	۹۴ شمالی	۳
۶۴	۳۱ جنوبی	۱
۶۵	۸۶ "	۲
۶۶	بھابڑہ	۱
۶۷	سرگودھا کینٹ	۱
۶۸	بھکو	۱
۶۹	سوبھاگا	۲
۷۰	چاہ سردار والہ	۲
۷۱	ٹلوڈبالی	۳
۷۲	چھنی تاجر	۱
۷۳	منڈی رانجھا	۱
۷۴	چاہ جوگی	۱
۷۵	۱۳۰ شمالی (سلانوالی)	۲
۷۶	حویلی مجوکہ	۱
۷۷	کھائی کلاں (احمدآباد جنوبی)	۱
۷۸	۳۲ جنوبی	۱
۷۹	" ۶۲	۱
۸۰	ساہیوال	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۸۱	۳۰ جنوبی	۱
۸۲	رکھ چراگاہ	۲
۸۳	۳۵ شمالی	۱
۸۴	8 M/B	۱
	ضلع میانوالی	
۸۵	میانوالی	۱
۸۶	۱۵ ڈی بی	۱
	ضلع جھنگ	
۸۷	جھنگ صدر	۳
۸۸	چنیوٹ	۱
۸۹	۲۹۷ ج ب	۱
۹۰	چاہ لڈیانہ	۱
۹۱	پکا نسوآنہ	۱
۹۲	کوٹ قاضی	۱
۹۳	پنج گگھ	۱
۹۴	ٹھٹھہ سندرانہ	۱
۹۵	ڈاور	۱
۹۶	پیلووال سیدال	۱
۹۷	حسن شاہ	۱
	ضلع لائلپور	
۹۸	لائل پور	۷
۹۹	۵۶۵ گ ب	۲
۱۰۰	گوجرہ	۲
۱۰۱	۸۹ ج ب رتن	۲
۱۰۲	۸۴ سرشمیر روڈ	۱
۱۰۳	۹۶ گ ب صریح	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۰۴	۳۱۲ ج ب گھکووالی	۱
۱۰۵	۲۷ گ ب سنتوکھ گڑھ	۱
۱۰۶	۳۰ ج ب فیض پور	۱
۱۰۷	۲۷۸ ر ب شیرکا	۱
۱۰۸	۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ	۱
۱۰۹	۲۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو	۱
۱۱۰	۶۹ ر ب گھسیٹ پور	۴
۱۱۱	۲۹۷ ج ب	۲
۱۱۲	۲۹۵ گ ب بیدیانوالہ	۲
۱۱۳	۸۴ "	۲
۱۱۴	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
۱۱۵	جڑانوالہ	۲
۱۱۶	۲۷۶ گ ب	۱
۱۱۷	۲۷۵ ر ب	۱
۱۱۸	۸۶ ج ب	۱
	ضلع لاہور	
۱۱۹	دارالذکر	۸
۱۲۰	ماڈل ٹاؤن	۵
۱۲۱	مغلپورہ	۴
۱۲۲	قصور	۱
۱۲۳	کماس	۱
۱۲۴	بھلیر	۱
۱۲۵	شمس آباد	۱
۱۲۶	سانگرہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۲۷	آصل گروکے	۱
۱۲۸	جاہمن	۲
۱۲۹	باٹاپور	۱
۱۳۰	بوڑہ	۱
۱۳۱	اڈہ چھبیل	۱
۱۳۲	چونیاں	۱
۱۳۳	شاہدرہ فیکٹری ایریا	۱
۱۳۴	شاہدرہ ٹاؤن	۲
۱۳۵	کھڈیاں	۱
۱۳۶	چک ۴۰ دھوپ سڑی	۱
۱۳۷	کوٹ محمد امیر	۱
۱۳۸	رائے ونڈ	۱
۱۳۹	پتوکی	۱
۱۴۰	دہلی دروازہ	۱
۱۴۱	لدھیکے نیویں	۱
۱۴۲	للیانی	۱
۱۴۳	کھڑپڑ	۱
۱۴۴	اسلامیہ پارک	۱
۱۴۵	ستوکی	۱
	ضلع سیالکوٹ	
۱۴۶	سیالکوٹ	۶
۱۴۷	ڈسکہ	۱
۱۴۸	بھڈال	۳
۱۴۹	گھٹیالیاں کلاں	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۵۰	بدوملہی	۱
۱۵۱	کلاس والہ	۷
۱۵۲	چندرکے منگولے	۲
۱۵۳	بھڑتانوالہ	۱
۱۵۴	رلیوکے	۳
۱۵۵	ڈگری گھمناں	۱
۱۵۶	موسے والہ	۱
۱۵۷	گھنوکے ججہ	۱
۱۵۸	عزیز پور ڈگری	۱
۱۵۹	سمبڑیال	۱
۱۶۰	ساہو والی	۱
۱۶۱	توسکہ سیالی	۱
۱۶۲	ڈھپئی	۱
۱۶۳	لبے (گکھانوالی)	۳
۱۶۴	میانوالی خانانوالی	۲
۱۶۵	گھٹیالیاں خورد	۱
۱۶۶	بھروکے کلاں	۱
۱۶۷	دھدو بسرا	۱
۱۶۸	ہندی پور	۱
۱۶۹	پونڈہ	۱
۱۷۰	پنڈی بھاگو	۱
	ضلع گوجرانوالہ	
۱۷۱	گوجرانوالہ	۱
۱۷۲	ترگڑی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۷۳	حافظ آباد	۱
۱۷۴	مدرسہ چٹھہ	۱
۱۷۵	مانگٹ اونچے	۱
۱۷۶	فیروز والہ	۱
۱۷۷	چک چٹھہ	۱
۱۷۸	پیرکوٹ ثانی	۲
۱۷۹	بھڑی شاہ رحمان	۱
۱۸۰	گرمولا ورکاں	۱
۱۸۱	نوشہرہ ورکاں	۱
۱۸۲	علی پور چٹھہ	۱
۱۸۳	کھیوے والی	۲
۱۸۴	سادھوکے	۱
۱۸۵	لویری والہ	۱
۱۸۶	چک پٹھان	۱
۱۸۷	قادر آباد کالونی	۱
۱۸۸	وزیر آباد	۱
۱۸۹	تلونڈی کھجور والی	۱
	ضلع شیخوپورہ	
۱۹۰	شیخوپورہ	۵
۱۹۱	چک ۱۸ بھوڑو	۱
۱۹۲	ننکانہ صاحب	۲
۱۹۳	سانگلہ ہل	۲
۱۹۴	چوہڑکانہ	۱
۱۹۵	بھینی شرقپور	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان
۱۹۶	چک ۱۱ پہور	۲
۱۹۷	۳۳ دھاروالی	۱
۱۹۸	۹ ۷ بھائیوال	۲
۱۹۹	کلستیاں	۱
۲۰۰	گجر	۱
۲۰۱	کوٹ رحمت خان	۱
۲۰۲	ڈیرہ مان سنگھ	۱
۲۰۳	سیدوالہ	۱
۲۰۴	جھنگڑ حاکم والہ	۲
۲۰۵	کرم پورہ وار برٹن	۱
۲۰۶	کوٹ دیال داس	۱
۲۰۷	کیلے	۱
۲۰۸	کالیہ	۲
۲۰۹	چک ۷۵/۲۲	۱
۲۱۰	ساہووالہ	۱
۲۱۱	چک ۵ رتی	۲
۲۱۲	زنگر جنگل	۱
۲۱۳	بھوئیوال	۱
۲۱۴	چوڑا سنگھ	۱
۲۱۵	۱۶۹ ر ب گرمولا	۱
۲۱۶	چک ۹/۱۱ پنجھیاں والہ	۱
۲۱۷	بھینی آنا	۱
۲۱۸	ڈیرہ دادو ترسا	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان
	ضلع ساہیوال	
۲۱۹	ساہیوال	۱
۲۲۰	اوکاڑہ	۲
۲۲۱	عارف والہ	۱
۲۲۲	۲۴۵ E.B	۱
۲۲۳	۳۰ 11.L	۱
۲۲۴	۱۳۷ 9.L	۲
۲۲۵	بصیرپور	۱
۲۲۶	گگو منڈی	۱
۲۲۷	میرک	۱
۲۲۸	۳۹ 12.L	۱
۲۲۹	بڑبیہ	۱
۲۳۰	۵۱ 12.L	۱
۲۳۱	۹۰ 12.L	۱
	ضلع مظفرگڑھ	
۲۳۲	لیہ	۲
۲۳۳	۹۳ ٹی ڈی اے	۱
۲۳۴	۱۴۰ " "	۱
۲۳۵	۱۵۹ " "	۱
۲۳۶	۲۲۶ " "	۱
۲۳۷	3/4.R	۱
۲۳۸	ناصر آباد	۱
	ڈیرہ غازیخان	
۲۳۹	ڈیرہ غازیخان	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان
۲۴۰	راجن پور	۱
	ضلع بہاولپور	
۲۴۱	۱۸۳ مراد	۱
۲۴۲	قائم پور	۱
۲۴۳	۹۲ مراد	۱
	ضلع بہاولنگر	
۲۴۴	۱۴۱ مراد	۱
۲۴۵	۱۶۶ مراد	۳
۲۴۶	۱۶۸ مراد	۱
۲۴۷	۲۲۳ 9.R	۱
۲۴۸	۹۴ 6.R	۱
۲۴۹	۳۲۷ H.R	۱
۲۵۰	ہارون آباد	۱
۲۵۱	۳۰ 3.R	۱
	ضلع رحیم یارخان	
۲۵۲	موضع جھول	۱
۲۵۳	۱۲۳ N.P فیروزہ	۱
۲۵۴	رحیم یارخان	۱
	ضلع خیرپور	
۲۵۵	جال پور	۱
	ضلع سکھر	
۲۵۶	سکھر	۱
	ضلع جیکب آباد	
۲۵۷	جیکب آباد	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع لاڑکانہ	
۲۵۸	باڈہ	۱
۲۵۹	گھنڈو	۱
۲۶۰	نصیر آباد	۱
	ضلع نواب شاہ	
۲۶۱	باندھی	۱
۲۶۲	قمر آباد	۱
۲۶۳	مورو	۱
	ضلع حیدر آباد	
۲۶۴	حیدر آباد	۳
۲۶۵	بشیر آباد اسٹیٹ	۱
۲۶۶	ظفر آباد لامینی	۱
۲۶۷	سنجر چانگ	۱
۲۶۸	کوٹ احمدیاں	۱
	ضلع تھرپارکر	
۲۶۹	میرپور خاص	۱
۲۷۰	۲۷۰ الف کا چھیلو	۱
۲۷۱	ڈگری	۱
۲۷۲	چک ۱۵۱	۱
۲۷۳	نوکوٹ شہر	۲
۲۷۴	نور نگر اسٹیٹ	۱
۲۷۵	محمد آباد "	۱
۲۷۶	احمد آباد "	۱
۲۷۷	نبی سرروڈ	۱
۲۷۸	کنری	۲
۲۷۹	ناصر آباد اسٹیٹ	۱
۲۸۰	نصرت آباد "	۱
۲۸۱	گوٹھ احمدی	۱
۲۸۲	لطیف نگر فارم	۱
۲۸۳	مصطفیٰ فارم	۱
	ضلع کوئٹہ	
۲۸۴	کوئٹہ	۱
	کراچی	
۲۸۵	کراچی صدر	۲
۲۸۶	ملیر	۱
۲۸۷	ناظم آباد	۱
۲۸۸	عزیز آباد	۱
۲۸۹	ڈرگ روڈ	۱
۲۹۰	مارٹن روڈ	۲
۲۹۱	کورنگی کالونی	۱
	میرپور- آزاد کشمیر	
۲۹۲	کوٹلی	۱
۲۹۳	آرام باڑی	۱+۱ اطفال
	ضلع ملتان	
۲۹۴	لودھراں	۱
۲۹۵	وہاڑی منڈی	۱
۲۹۶	چک ۲۱۶ ای بی	
۲۹۷	ربوہ	۳۱

تربیتی کلاس میں نمائندگی کا پانچسالہ گوشوارہ

سال	نمائندگی مجالس	تعداد نمائندگان
۱۳۴۷ہش / ۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰
۱۳۴۸ہش / ۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
۱۳۴۹ہش / ۱۹۷۰ء	۱۴۹	۲۱۷
۱۳۵۰ہش / ۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸
۱۳۵۱ہش / ۱۹۷۲ء	۲۹۷	۴۷۳

مجلس خدام الاحمدیہ خان پور ضلع رحیم یار خان

دو روزہ تربیتی اجتماع :-

مورخہ ۱۹-۲۰ ؍مئی کو مجلس کے زیر اہتمام دو روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد عمل میں آیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خدام کو اپنے محبت بھرے خصوصی پیغام سے نوازا۔ علاوہ ازیں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی خاص طور پر اس اجتماع کے لئے اپنا پیغام بھجوایا۔

اس اجتماع میں مرکز کی نمائندگی محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر نے کی۔ آپ کے علاوہ محترم رانا مبارک احمد صاحب قائد علاقائی (ملتان و بہاولپور)، محترم چوہدری عبد الباری صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان، محترم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خان اور محترم چوہدری غلام رسول صاحب معلم وقف جدید نے بھی اجتماع میں شمولیت فرمائی۔

اس اجتماع میں کل چار اجلاس منعقد ہوئے۔ ان اجلاسات میں مختلف تربیتی اور علمی موضوعات پر تقاریر اور مضامین پڑھے گئے۔ اجتماع کے دوران خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اجتماع کے اختتام پر محترم چوہدری عبد الباری صاحب امیر جماعت احمدیہ نے خدام میں اور محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر نے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس خانپور کا یہ پہلا اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور

تربیتی کلاس :-

مورخہ ۱۹ ؍مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی کے تحت خدام کی یک روزہ تربیتی کلاس انعقاد پذیر ہوئی۔ جمعہ کے روز صبح نو بجے محترم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے مختصر خطاب کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور محترم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے تدریسی انداز میں خدام سے خطاب فرمایا اور دینی

مسائل اچھی طرح خدام کے ذہن نشین کرائے۔
رات کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جلسہ بھی ہوا۔ جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت اختیار کی۔

اس کلاس میں مجلس کرونڈی کے علاوہ گوٹھ سیٹھ صادق اور گوٹھ دیہہ مروڑا کی مجالس کے خدام نے بھی شرکت کی۔ خدام کی اوسط حاضری چالیس رہی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ

مذاکرہ علمیہ:۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے مورخہ ۲۶/ بروز بدھ کو ایک مذاکرہ علمیہ منعقد کیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

اس مذاکرے میں تلاوت کلام پاک کے بعد محترم مولوی سلطان محمود صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت ازلی کے مطابق جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

مولوی سلطان محمود صاحب کے بعد محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے "نائیجیریا میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریباً نصف گھنٹہ خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کی مہم میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے نائیجیریا میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی اس تقریر کا ٹیپ بھی سنایا جس میں انہوں نے جماعت کی تبلیغی مساعی کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے اور جماعت احمدیہ کو یہ مبارک فریضہ انجام دینے پر مبارکباد بھی پیش کی ہے۔

آخر میں چائے اور مٹھائی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی اور بعض غیر از جماعت دوستوں میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کھڈیاں ضلع لاہور

یوم تبلیغ:۔

مورخہ ۱۹ / جون بروز جمعۃ المبارک مجلس کھڈیاں کے تحت "یوم تبلیغ" منایا گیا۔ یوم تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے محترم قائد صاحب ضلع لاہور کے تعاون سے ابتدائی انتظامات کئے گئے۔ محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ لاہور کو خاص طور پر اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ چنانچہ محترم مربی صاحب موصوف نائب قائد صاحب چونیاں کے ہمراہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر کھڈیاں پہنچے۔

جمعہ کی نماز کے بعد کھڈیاں اور گرد و نواح کے لوگوں کو بلا کر محترم مربی صاحب موصوف نے تین گھنٹوں تک احمدیت کے عقائد سے روشناس

کرایا اور غیر از جماعت احباب کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ محترم قائد صاحب مقامی نے اس موقع پر مہمانوں کو کھانے کے علاوہ مشروبات بھی پیش کئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بے حد کامیاب رہا۔ اس پروگرام میں قصور، جوڑہ، اور سانگرہ کی جماعتوں کے خدام، اطفال اور انصار نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے محترم ماسٹر طاہر محمود صاحب نائب قائد ضلع و تحصیل قصور اور چوہدری غلام احمد صاحب قائد مجلس کھڈیاں قابلِ مبارکباد ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن (ڈنمارک)

دوسرا سالانہ اجتماع:-

مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰-۲۱ ہجرت (مئی) کو انعقاد پذیر ہوا۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے کئی دن پہلے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ دوستوں کو خطوط کے ذریعہ اجتماع کے منعقد ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اجتماع سے قبل ایک اجلاس عام اور ایک مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا گیا۔ تاکہ اجتماع کا پروگرام وغیرہ مرتب کرنے کے لئے مشورہ وغیرہ لیا جاسکے۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سویڈن اور محترم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انگلینڈ کو بھی دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول فرمائی اور وقت مقررہ پر تشریف لے آئے۔ اسی طرح یورپ کی بعض مجالس کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ مثلاً مجالس ہائے خدام الاحمدیہ انگلینڈ، جرمنی، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ وغیرہ۔

اس بات کی پوری کوشش کی گئی کہ یہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہونے والے سالانہ مرکزی اجتماع کی جھلک پیش کرے۔ چنانچہ اس میں ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے چار ناظمین مقرر کئے گئے۔ جنہوں نے دن رات صرف کر کے اپنے مفوضہ فرائض نہایت تندہی سے انجام دیئے۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۰ مئی کو صبح پونے گیارہ بجے اجتماع کا آغاز عمل میں آیا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد محترم سید مسعود احمد صاحب نائب صدر ملک نے عہد دہرایا۔ جس کے بعد محترم نائب صدر صاحب ملک نے ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر اس موقع کے لئے بھجوایا تھا۔ اس کے بعد محترم نائب صدر صاحب حضرت مسیح پاکؑ کے مبارک کلام کے ساتھ اس اجتماع کا افتتاح فرمایا اور پُرسوز دعا فرمائی۔

افتتاح کے بعد خدام کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ موسم کی خرابی کے باوجود ان مقابلوں میں خدام نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔

ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مسجد میں ہی خدام کا دینی معلومات کا تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں خدام شریک ہوئے۔ اس کے بعد عام معلومات کا زبانی مقابلہ ہوا۔ جس میں محترم سید مسعود احمد صاحب، محترم کمال یوسف صاحب اور محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے منصفین کے فرائض ادا کئے۔

اجتماع کے دوسرے دن تلاوت و نظم کے بعد محترم سید مسعود احمد صاحب نائب صدر نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو کہ محترم صدر مجلس نے اس موقع پر ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد محترم سید کمال یوسف صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم چوہدری منصور احمد صاحب (لندن) نے نہایت خوش الحانی سے مکرم ثاقب زیروی کے اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم عبدالباری صاحب احمدی نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے عنوان پر نہایت مدلل اور جامع تقریر فرمائی۔ پروگرام کے دوران محترم خالد سیف اللہ صاحب (جو کہ حال ہی میں کوپن ہیگن تشریف لائے ہیں) نے درثمین سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے احمدیت کی ترقی اور ترویج و اشاعت کے بارہ میں نہایت معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔

اسی روز دوسرے اجلاس میں ہمارے نو مسلم بھائی محترم عبدالسلام صاحب میڈسن نے انگریزی زبان میں بیس منٹ تک خدام سے خطاب فرمایا۔ اسی طرح ہمارے ایک اور نو مسلم بھائی محترم کمال احمد کروسے نے بھی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد محترم نائب صدر صاحب کے ارشاد پر محترم عبدالسلام صاحب میڈیسن نے امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد عہد دہرایا گیا اور پھر اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد یہ مبارک اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے اختتام کے وقت خدام نے نعرہ تکبیر، اسلام، احمدیت، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵۔۶۔۷ اخاء ۱۳۵۱ھش مطابق ۵۔۶۔۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء ربوہ میں منعقد ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) تمام مجالس کم از کم ایک طفل بطور نمائندہ ضرور بھجوائیں۔ زیادہ جتنے چاہیں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ خان پور نے ۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۷۲ء کو مقامی طور پر اجتماع منعقد کیا۔ مجلس کے ارکان کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت یہ پیغام بھجوایا:۔

"میرا پیغام یہ ہے کہ میرے خطبات پڑھیں اور نصائح پر عمل کریں۔"

مجالس کے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہر رکن تک اس پیغام کو پہنچائیں۔ اور اس پر عمل کریں اور کروائیں!

(ادارہ)

قائدین و ناظمین مال خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام الاحمدیہ کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ششماہی مالی جائزہ بھجوا دیا گیا ہے اس جائزہ سے آپ کو اپنی مالی پوزیشن معلوم ہو چکی ہوگی۔ اگر آپ کی وصولی بجٹ کے نصف سے زیادہ ہو گئی ہے تب آپ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن اگر آپ کی وصولی بجٹ سے کم ہے تو یہ صورت حال قابل فکر ہے۔ مرکز کی مالی ضروریات کا تقاضا یہ ہے کہ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے وصولی مرکز میں پہنچتی رہے۔

لہذا

آپ سے درخواست ہے کہ اگر پہلی ششماہی میں کسی وجہ سے آپ کی وصولی میں کمی رہ گئی ہے تو جلد از جلد دوسری ششماہی میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لئیق احمد طاہر ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں ۱۹ سالانہ تربیتی کلاس

کی

مختصر روداد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقسیم پاک و ہند کے قبل کے زمانہ سے خدام کی تعلیم و تربیت کے لئے مرکزی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہی ہے۔ ابتداء میں اس کلاس کا نام "تعلیم القرآن کلاس" تھا بعد میں اسے "تربیتی کلاس" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ بیچ میں بعض سال ایسے بھی آئے کہ ناساعد ملکی حالات کی وجہ سے یہ کلاس منعقد نہ ہو سکی تاہم امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تاریخ میں " انیسویں سالانہ تربیتی کلاس" اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور برکت کی بدولت بہت ہی خوشکن نتائج کے ساتھ انعقاد پذیر ہوئی۔

افتتاح تربیتی کلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ربوہ میں موجود نہ تھے۔ کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے فرمایا جس میں آپ نے طلبہ کو علم و معرفت اور عمل میں ترقی کرنے کی زریں نصائح فرمائیں۔ (کلاس کے افتتاح کی رپورٹ ماہ جون کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

امسال تربیتی کلاس اس وجہ سے بہت ہی بابرکت ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دو بار اپنے روح پرور ارشادات سے اسے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ احسان/جون کو تقریباً ۲ دو گھنٹے پندرہ منٹ تک خطاب فرمایا اور نہایت ہی دلنشین اور آسان فہم انداز میں متعدد تربیتی و تعلیمی امور بیان فرمائے (حضور کے اس روح پرور خطاب کا خلاصہ خالد کے اسی پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

تدریس

دورانِ کلاس طلباء کو قرآن مجید، حدیث، علمِ فقہ، کلام، ردِّ عیسائیت، عربی قواعد اور صحت و صفائی کے بارہ میں اسباق پڑھائے جاتے رہے۔ تدریس کا کام مندرجہ ذیل علماءِ سلسلہ کے سپرد تھا جنہوں نے اپنا بیش قیمت وقت صرف کر کے طلباء کو یہ علوم سکھائے:۔

۱۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ۲۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ۳۔ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ۴۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ۵۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر ۶۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب ناز ۷۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر ۸۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب۔

علمی تقاریر

تربیتی کلاس کے پروگرام کا ایک حصہ یہ تھا کہ علمائے سلسلہ اور مربیان و مبلغین کرام طلباء سے خطاب فرماویں۔ طلباء کو ہدایت تھی کہ وہ تقاریر کے نوٹس لیں۔ چنانچہ امسال حسب ذیل مقررین نے کلاس سے خطاب فرمایا:۔

۱۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۲۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ۳۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۴۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف ۵۔ مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب ۶۔ مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما ۷۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ۸۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس ۹۔ خاکسار لئیق احمد طاہر۔

تربیت

تربیت کا شعبہ بہت اہم ہے اور اپنے فرائض کی وسعت کے اعتبار سے اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ روزانہ پانچوں نمازوں کا اہتمام۔ نماز فجر اور عشاء کے بعد درس کا انتظام۔ تلاوت کروانا۔ تہجد کے لئے بیدار کرنا اور باجماعت نماز تہجد پڑھانا۔ ایک جمعہ کے روز بعد نماز فجر بہشتی مقبرہ لے کر جانا۔ نماز مغرب کے لئے طلباء کو مسجد مبارک میں پہنچانا۔ ہر ایک نماز کے بعد تسبیحات کروانا اور ہال کے اندر متعدد تربیتی قطعات آویزاں کرنا اس شعبہ کے سپرد تھا۔

نماز عشاء کے بعد روزانہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس اور نماز فجر کے بعد علماء کرام درس دیتے رہے۔

ورزش

روزانہ نماز فجر کے بعد طلباء کو ورزش کرانے کا انتظام تھا۔ مکرم محمد دین صاحب ناز پانچ انسٹرکٹرز کے ساتھ یہ فرض انجام دیتے رہے۔ آخری دنوں میں مکرم زبیر صاحب بھی اِس کام میں بہت تعاون کرتے رہے۔

کھیل:۔ ربوہ میں اتنی گراؤنڈز نہیں ہیں جہاں ساڑھے چار سو سے زائد طلباء پر مشتمل ٹیمیں بیک وقت

کھیل سکیں اس لئے کھیل کے اہتمام سے صرف ایک صد کے قریب طلباء فائدہ اُٹھاتے رہے ۔ مکرم ناظم صاحب کھیل نے والی بال ۔ فٹ بال ۔ رِنگ ٹیبل ٹینس ۔ رسہ کشی اور کبڈی کا انتظام کیا تھا ۔ آخری دن کھیلوں کے انعامی مقابلے منعقد ہوئے ۔

مقابلے و امتحانات

مورخہ ۵ ۔ ۶ ۔ جون کو طلباء کے انعامی مقابلے منعقد ہوئے جن میں طلباء نے بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا ۔ امتیاز حاصل کرنے والے طلباء کی فہرست حسب ذیل ہے :۔

	اوّل	دوم	سوم
مقابلہ تلاوت	محمد شکر اللہ خان صاحب	حافظ محمد ذو الفقار صاحب	شمس داؤد کھوکھر صاحب
مقابلہ نظم	اثمار احمد صاحب	شمس داؤد کھوکھر صاحب	محمد ذو الفقار صاحب
مقابلہ تقریر	طلعت محمود صاحب طاہر	میاں نصیر احمد صاحب	ملک دوست محمد صاحب

مورخہ ۶ ۔ جون کو کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے ۔ فٹ بال ۔ والی بال ۔ کبڈی ۔ رسہ کشی ۔ رنگ اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے ۔ اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے گئے ۔

مورخہ ۷ ۔ جون کو امتحانات کا انعقاد عمل میں آیا ۔ قرآن مجید ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ کلام ۔ ردِّ عیسائیت ۔ عام دینی معلومات ۔ عام عربی بول چال کے پرچے حل کروائے گئے ۔ جو طلباء اَن پڑھ تھے ان کا زبانی امتحان لیا گیا ۔

اوّل ، دوم اور سوم آنے والے طلباء حسب ذیل ہیں :۔

	اوّل	دوم	سوم
۱ ۔ قرآن مجید	سردار فضل عمر مصطفےٰ آف کماس	عبد الباسط صاحب آف کالیہ	طارق صفدر صاحب آف ننکانہ صاحب
۲ ۔ حدیث	عبد القیوم شاد صاحب ۔ کراچی صدر	نعیم احمد صاحب ۔ ربوہ	غیاث الدین صاحب قریشی ۔ میانوالی
۳ ۔ فقہ	منور احمد صاحب ۔ گھٹیالیاں کلاں	اعجاز اسلم صاحب ۔ پشاور	سردار محمد صاحب ۔ چوڑ اسکھر
۴ ۔ کلام	عبد القیوم صاحب شاد ۔ کراچی صدر	نصیر الدین احمد صاحب ۔ ایبٹ آباد	عبد العزیز صاحب ۔ لاہور
۵ ۔ ردّ عیسائیت	افضال احمد صاحب ۔ فیروز والا	نصیر احمد صاحب ۔ ربوہ	نصیر الدین احمد صاحب ۔ ایبٹ آباد
۶ ۔ عام دینی معلومات	جاوید احمد صاحب بسمل ۔ تھر پارکر	محمد عاصم صاحب حلیم ۔ ٹھٹھہ مندرانہ	شریف احمد صاحب ۔ باندھی
۷ ۔ عام عربی بول چال	منور احمد صاحب ۔ گھٹیالیاں کلاں	شمس الرحمٰن صاحب ۔ چونیاں	طارق صفدر صاحب ننکانہ صاحب
۸ ۔ حُسنِ عمل	عبد السمیع صاحب ۔ سکھر		

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب اور تقسیم انعامات

مورخہ ۸؍جون بروز جمعرات ۶ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی تقریب کے لئے دوبارہ تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت کے بعد خدام سے ان کا عہد دہروایا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفسِ نفیس اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

بعدہٗ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصف گھنٹہ تک طلباء سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر ایک بار پھر فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اور عظیم الشان مقام کی سچی معرفت ہمیں ہی حاصل ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ پیار، محبت اور آشتی کا سلوک کریں اور انہیں اپنا گرویدہ بنالیں اور ان کے دل بھی اسی عشقِ خدا اور عشقِ رسولؐ سے معمور کردیں جو ہمارے صحنِ سینہ میں موجزن ہے۔

عشائیہ

اسی شب ساڑھے آٹھ بجے ایوانِ محمود میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے منتظم مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب مہتمم مال تھے۔ کُل ۵۵۰ افراد مدعو تھے جن میں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر اداروں کے انچارج شامل تھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ آخری تقریب بھی بخوبی انجام کو پہنچی۔ رات ۹ بجے کے قریب کھانے سے فراغت کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے دعا کروائی ؏

ماہنامہ خالد ربوہ وفا ۱۳۵۱ ہش رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۰ ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔